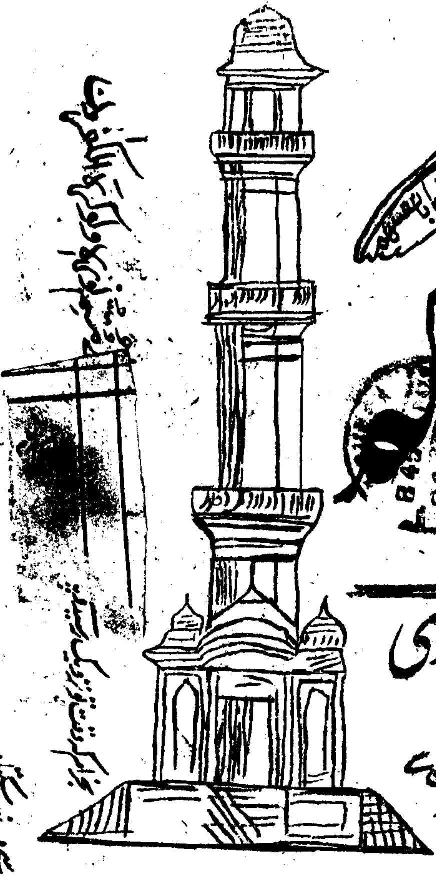
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ



الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص و معاونین سے ۱۰ (۳) ہندوستان سے باہر ۷ (۴) غیر مذاہب والوں سے ۵ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع [illegible] سے کم استطاعت والے لوگوں سے ۳

نمبر ۶	قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۴ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ	جلد ۱۱

الہامات

۱۰ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱۔ خدا نے تجھ سے پر رحم کیا ہے ۔ ۲۔ رحمک اللّٰہ ترجمہ ۔ خدا نے تجھ پر رحم کیا ہے ۔ ۳۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ۔ ترجمہ ۔ بیشک تو ہی بلند ہے ۔ ۴۔ امید بھاری ۔ ۵۔ یہ ایک مکان ہی خیر و نعما ہے
۶۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ ترجمہ ۔ بیشک خدا نیکوں کے ساتھ ہے ۔
۷۔ اَنْتَ مِنَ الْاَبْرَارِ ۔ تمام دنیا میں سے [illegible]
۸۔ اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمیں معلوم ہوا کہ اس میں ایک سانپ ہے اور [illegible] خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے میں سے نکل کر [illegible] طرف بھاگ گیا ہے اس خیال سے [illegible] میں نے قدم رکھا تو اس کے قدم رکھنے کے وقت [illegible] ہے اور اس سانپ نے حرکت کی اور پھر [illegible] نکلنا شروع کیا [illegible] اژدہا ہے اور اس کی دو ٹانگیں ہیں ۔ ایک ٹانگ [illegible] اس قدر موٹی ہے جیسے [illegible] کی ٹانگ [illegible] اس سانپ کی طرف دوڑے اور ایک چاقو سے اس کی [illegible] وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف [illegible] اور میں اس کی طرف گیا اور میرے ہاتھ میں ایک چاقو تھا ۔ میں نے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اس چاقو سے کاٹ دی بہت آسانی سے کٹ گئی جیسے مولی یا گاجر ۔ اور بہت کچھ پانی زہریلہ اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلودہ رہا ۔ میں نے اس چاقو کو ایک آگ میں جو قریب ہی سلگ رہی تھی ڈال دیا اور اس سے بڑی بدبو آئی ۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے ۔ مگر کوئی نقصان نہ پہنچا ۔ بہرحال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا ۔ اور پھر ہم تینوں اس مکان سے جب باہر آئے ۔ تو ڈاکٹر عبد اللہ سامنے آتے نظر آئے ۔ جب قریب پہنچے تو مسکرا کر کہنے لگے ۔ کہ تار آئی ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے ۔ میں نے دریافت کیا کہ کون کون سا پل اور کس کس مقام کا پل ٹوٹا ہے انھوں نے جواب دیا کہ یہ تو معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ وہ دو پل جو ٹوٹے ہیں وہ پنجاب کے پل ہیں ۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا ۔
۹۔ العید الاٰخر تنال منہ فتحاً عظیماً ۔ ترجمہ ۔ ایک اور عید ہے [illegible] تو ایک بڑی فتح پائیگا ۔
۱۰۔ زندگی کا نام ہو جانا پہلی زندگی سے ۔

۱۱ فروری ۱۹۰۷ء

۱۔ ذرنی اقتل من آذاک ۔ اِنَّ الْعَذَابَ مُرَبَّعٌ وَّ مُدَوَّرٌ ترجمہ ۔ مجھے چھوڑ دے تا میں اس شخص کو قتل کروں جو تجھے ایذا دیتا ہے ۔ دشمنوں کے لئے عذاب ہر چہار طرف سے ہے اور اندگرد سے گھیرے ہوئے ہیں ۔
۲۔ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۔ لک رحمۃ ترجمہ ۔ ہم نے تیرا وہ بوجھ اتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی تھی ۔ تیرے لئے ایک رحمت ہے

۱۲ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱۔ ایک اور خوشخبری
۲۔ نثنی علیک ۔ الخیر والبرکۃ ۔ ترجمہ ہم تیری ثنا کرتے ہیں خیر اور برکت
۳۔ آسمان سے ٹوٹا بڑا ستارا ۔ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے ۔ [illegible]

فرمایا اس کو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دہشت ناک آسمانی امر ہے اور محاورہ عرب میں آسمان سے مراد بارش بھی ہوتا ہے مگر ہم کسی خاص پہلو پر زور نہیں دے سکتے کہ کیا مراد ہے ۔

* فرمایا ۔ یہ فقرہ اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل اور احسان اور رحمت کو ظاہر کرتا ہے توریت میں ایسا ہی ایک فقرہ حضرت موسیٰ کے متعلق ہے ۔

ایک ہفتہ تک ایک بھی نہ رہیگا ۔ اس کی تشریح نہیں ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہفتہ سے مراد کتنی مدت ہے ۔ منْ ذَا الَّذِيْ [illegible] ترجمہ تیری سے زیادہ کون حادث [illegible] کامیاب ہے ۔

رقیمہ ای بحضور ہز مجسٹی امپیریل بالقابہ

جناب والا۔ خاکسار محض ابتغاءً لوجہ اللہ بذریعہ توجہ بندگان ہمایون بوسیلہ تحریر ہذا در اظہار چند امور جرأت می دارد کہ من بندہ را بر نگارش این گذارش از آن واقعات دوارداتِ جرأت وجسارت دست داد دستہ کہ در بین سیاحت ہندوستان از مخاطبات ومکالمات جناب فخامت مآب سر دو باہر گردیدہ داین حریت وامنیت کہ حق سبحانہ تعالیٰ شانہ محض بکرم عمیم وفضل فخیم رعایائے قیصریہ را در تحت ظل تاج برطانیہ عطا فرمودہ حوصلہ ام را افزودہ۔ بالیقین مے دانم تاجدار دولت خداداد در را خاطر نشین باشد کہ اسلام از فضل ذوالجلال والاکرام آن مذہب طیب است کہ در دمیدن روح حریت وصاف گوئی بطبائع متبعین مخلصین دستگاہ خاص بل اختصاص می دارد ہم ازین جہت بود کہ اعراب بادیہ حتی عجائز عجزہ در بارگاہ معدلت پناہ خلفای راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین از گفتن کلمۃ الحق ہیچ بیم وہراس وخوف وسواس نمی داشتند وحضرت خلفا باوجود ابہت وشوکت کہ لازمۂ حکومت وسلطنت است از قبول حرف حق گردن تسلیم خم نمودہ صفائی طینت وحسن طویت را ثبوت می دادند۔

از نگاہ سریر آرائے کابل ماجرائے محمود غزنوی انار اللہ برہانہ نیز مخفی نباشد کہ آن شاہنشاہ جنت آرامگاہ را در دادرسی عجوزۂ عاجزہ کہ فرزند جگر پیوندش را فریق قطاع الطریق بیدریغ زیر تیغ کشیدند پیش آمد۔ مع القصہ صد ہزار نظائر ازین قبیل از عہد میمنت مہد خلفائے کرام وسلاطین عظام ثبت جرائد تواریخ ویادگار اہل روزگار است چندان بعید رفتن ضرورت ندارد خود ما مردم زیر سایۂ گران مایہ سلطنت برطانیہ (کہ خداتعالیٰ اقبال روزافزونش کرامت کناد) آن قدر حریت وتجدت حاصل کردہ ایم کہ نسبت یک فرد اول ضبطیہ تا عمل منصبیہ قیصریہ در خیرسگالی ملکی ومالی حقوق اظہار آزادانہ خیالی را می داریم چنانچہ بضمیر منیر صفا تخمیر بوجہ احسن کشف این حقیقت شدہ باشد کہ حکومت امپیریل الطویہ آن خردہ گیری را کہ متعلق قوانین مجریہ واحکام نافذہ اش من جانب افراد رعایا معروض می گردد بسمع رضا اصغا نمودہ در صورت دخل بیجا اصلاح بعمل می آرد۔

بر رائے آزرمی شہریار کامگار محتجب نماندہ باشد کہ امروز درباره قدوم مسرت لزوم بیجا ازادانہ آرائے مختلفہ ہر روزہ در روزنامہائے این دیار وامصار مرقوم می گردد این ہمہ اثر آن حریت است کہ ہر کس ہرچہ در دل دارد نسبت ذات وصفات بادشاہ کابل بے محابا آشکارا می سازد بدین لحاظ سیاحت ہندوستان بجہت خدام ذی احتشام خیلی بابرکت خواہد بود۔ کہ در ضمن آن متعلق اعمال وافعال خویش معیار صحیح واندازہ درست حاصل توانند نمود ہم برائے اہالی ہند بہ نسبت کردار واطوار خود اطلاع پیدا توانند کرد وہم بر امور یکہ در ملک افغانستان واقفیت از آن پیدا نمودن دشوار است بصیرت تام بہم رسانند زیرا کہ بالیقین دران سرزمین این چنین حریت تا ہنوز صورت نبستہ وبارگاہ سلاطین از متملقین کہ عمل شان روز را شب گویند اگر شاہ روز را گوید شب است این۔ بباید گفت اینک ماہ وپروین۔ باشد خالی نباشد۔ من در روزنامہائے ہندوستان حالات سیر وسیاحت اعلیٰحضرت مطالعہ کردہ بر شاوی مطاوی تقاریر مصلحت نماسیر کہ وقتاً فوقتاً از زبان خجستہ ترجمان صدور یافتہ خوض دقیق وغور عمیق بجا آوردم سزاوار است کہ وقائع نویسان بالواسطہ کلمات حذاقت آیات مشغلۂ دل خویش کنند بدرستی اعتقاد است وامارت مآب را نیز بواسطۂ آن تازہ مخاطبات بر داشتن مافی الضمیر اہالی این نواحی متعلق حرکات وسکنات ذات وصفات یک موقع نیک پیش آمدہ است ازین پیش درباره خیالات سکنۂ این صفحات قیاس براعت اساس محض بر اقوال سماعیہ بطور نتائج ظنیہ مرتب شدہ باشد اما الآن اہل ہند را برائے العین دیدہ وافکار شان را بمیزان دانش بنیان سنجیدہ رائے مملکت آرائے بر مشاہدات ومعاینات مبنی خواہد بود۔

من برائے باور نمودن این سخن ہمہ تن آمادہ ام کہ زیبندۂ تاج وتخت افغانی درین ملک تشریف ارزانی داشتہ روشنی را کہ بعمل آوردہ در محافل سیاسی یک بحث دقیق وکاوش انیق پیدا کردہ است وکار ہر فرد بشر نیست کہ تار وپود فکر خود را بران تند بایران رسد زند علے ای حال نتیجہ ہذا ازان متفرع می گردد کہ شہریار کابل وقندہار درین سفر مسرت اثر در نگاہ اہل اسلام وہنود ونصاریٰ ویہود بجہت عزیز ومحترم وصاحب تمیز بودن سعی وافر وجہد متکاثر می دارد والحق ہمین اصول معقول را مسلم ومعظم می داند کہ برائے حکمرانی وجہانبانی انسب بل اوجب است کہ در دادگستری ورعیت پروری اختلاف اصناف ملی ونحلی ومذہبی ومشربی را بر طرف ساختہ طرف گیری گروہی یا انبوہے نہ نماید۔ ودر تعصب تصلب نورزد۔

والا پایگاہا۔ بندہ را بر اظہار این بیان صاف معاف دارد۔ کہ من بر تسلیم نمودن بے تعصبی حضور امارت ظہور ہیچگونہ مستعد نیستم۔ اگر چاپلوسی وتملق را نفاق نمی دانستم البتہ من ہم درین مادہ مدحت سرای یا باکسے ہمنوائی می کردم۔ اما از انجا کہ اطاعت وہواخواہی سلطنت بہیۂ انگلشیہ از روئے مذہب اسلام واجب می دانم ودانم کہ دولت سنیہ قیصریہ با حکومت جہانبانیہ افغانیہ اتحاد مخلصانہ ووداد محبانہ می دارد لہٰذا الک ہر فردے از افراد رعیت سلطنت انگلیس رنگ اورنگ کوہستان افغانستان را مہمان محترم مے انگارد وضیف محترم مے پندارد بنا علیہ ہذا این حقیر بہ تصور نکتہ حقیقت نمائے صداقت انتما دوست آنست کہ معایب دوست ہمچو آئینہ روبرو گوید۔ نقایص فرمان فرمائے امیریہ را بلا تکلف وتصلف بروز دادن فرض عین وعین فرض می داند غالباً این صدائے نخستین وندائے اولین باشد کہ قارع صماخ می گردد مگر امیدی دارم کہ مزاج وہاج از استماع حرف راست برہم نخورد بلکہ مسرور ومحفوظ گردد کہ در ہندوستان جائیکہ ذخیرۂ چندین معلومات مفیدہ پیدا کردہ این یک را نیز از الجملہ شمارد۔

مرزبان افغانستان طمطراق افواج تاج انگلستان را ملاحظہ فرمودہ آن خیالات را کہ بہ نسبت سربازان نظامیہ افغانیہ بر زبان دادہ وصاحب منصبان عسکر خویش را بدان مخاطب ومعاتب داشتہ نیز ازان ہویدا می گردد کہ درۃ التاج درانی از درک نقائص خویش بطیش نمی رود۔

بندہ اگر فردے از افراد رعایائے دولت افغانستان مے بود شاید جسارت بیان عیوب حکومت امیرے در خود نمی یافت مگر امید است کہ

دارائے ملک افغانستان را از شنیدن این حرف خیلے مسرت رو خواہد داد کہ این ہم یکے از برکات حکومت انگلیس است کہ رعیت را بلا است بیانی و بے ساختہ گوئے خوگر ساختہ۔ خیال می دارم کہ تحریر امرت بازار پتریکا از نظر شوکت اثر گذشتہ باشد کہ نسبت بیجا بامر اوفتادن خراج سیاحت شہریار افغانستان بر خزینۂ ہندوستان چگونہ آزادانہ حرف گیری نمودہ است و در ضمن آن چہا تُرش نوائے تلخ سرودہ است شاہ والا خرگاہ از سخن او اندازہ تواند گرفت کہ حکومت ایمپریل چہ پایہ حوصلہ فراخ و گوش حق نیوش می دارد کہ از راہ خیر اندیشی حرف راست بر زبان آوردن اہل ... خلاف آداب سلطانی و اداب تہرانی نمی شناسد بلکہ رخصت می دہد۔

واسطۂ الحضرت قوم افغانی را ازین روئیداد موقع معلوم کردن این امر حاصل آمدہ است کہ دیہیم قیصرے رعایائے مملکت خویش را چہ قدر عزیز می دارد۔

ہرگاہ درین عہد بہجت مہد مردم ہند را ہمچو حرّیت قسمت شدہ است بہیچ وجہ نداردکہ نسبت فعلے یا عملے کہ بواسطۂ آن داغ ناقابل بر دامن خسرو کابل نشیند خردہ گیری کردہ نشود۔

مسلمانان دہلی را متعلق فرمان نمودن گاؤ نصیحتیکہ فرمودہ قطع نظر ازان کہ ساکنۂ آن بلدہ ارادہ می داشتند یا مے داشتند مرا بعض فقرات آن بر عرض رسانیدن ما فی الضمیر آمادہ گردانیدہ است۔

وھو ہذا

من درین ملک بہ حیثیت یک دوست آمدہ ام و بہ حیثیت یک دوست واپس شدن می خواہم۔ آیا دوست این کردہ یا آن کہ مرد مے کہ من بحیثیت جملہ گروہا و سائر فرقہ ہا درین جا دار گشتہ ام آیا شمار ندامے دارید کہ یک گروہ خاص با من خلاف گردد در میان شما چند روز آمدہ ام و مے روم می خواہم برائے من راہ سلامتی و دوستی کشادہ بماند۔

غرض یک فقرہ ایست از غنایانیکہ مسلمانان دہلی بدان مخنوب گشتہ اند مگر آیا جناب امیر در یاد داشتن یک ضرب المثل زبان انگلیس سعی خواہد کرد کہ ہر کہ در خوش داشتن ہمہ کس کوشش کند ہیچ یک را خوش نتواند داشت۔

تقریر مندرجہ صدر اگر چہ مجمع سیاسی حرف دل خوش کن باشد تعجب ندارد مگر محال است کہ کسے دستور العمل قرار دادہ مطابق آن رفتار کند نیک ماما است این مقولہ بان درس انجیلے کہ اگر کسے بر یک رخسار تو سیلے کشد تو رخسار دیگر را نیز بروعرض کن " بلا شبہ عند التعمیل این تعلیم خیلے فضول و نا مقبول ثابت شدہ است چہ ظاہر است کہ دول متمدنہ منتشرہ اگر بہ حیثیت نصارے بودن بر ارشاد استاد خود عمل کردندے ہر آئینہ نام و نشان شان از صفحۂ عالم بر افتادے۔

ہم بدین منوالی تقریر بادشاہ کو اسلام یک ذرق و برق ظاہرے در خود مے دارد مگر نہ خود بادشاہ بران عمل تواند کرد و نہ دیگر کسے۔

تاجدار افغانستان در اثنائے تقریر خود را دارائے صلح کل و جویائے رضائے کل وانمودہ است اما بشرح صدر این سخن را نتوان شنید کہ در ہندوستان برائے ما اصلاً بحیثیت یک دوست نتواند بود لاریب مہمان واجب الاحترام ما است نہ ازان رو کہ بما دوستے فرانمودہ بل ازان رو کہ حکومت واجب الاطاعت ما از صدق دل خیر مقدمش فرمودہ۔ لاکن خیال مندرجہ ذیل در دل داشتم متملقانہ نتوانم گفت کہ دوست ما است۔

واز لفظ (ما) سلسلۂ عالیۂ احمدیہ را مراد می دارم یعنے سلسلہ کہ حضرۃ مسیح موعود میرزا غلام احمد قادیانی من جانب اللہ ماموں شدہ در عالم قایم کردہ است ارکانِ سلسلہ کہ زیر ظل فرماندہی شاہنشاہ ہند و انگلینڈ با حریت تام و امنیت مالاکلام تبلیغ احکام اسلام می کنند حتی قیصرہ ہند و دیگر اسلاطین دول متمدنہ را حضرت امام بشرح و تفصیل نہ بایجاز و اجمال دعوت دین متین فرمودہ ... علیہ السلام۔

... از نعمائے دنیویہ ترا نصیبے بسیار دادہ اند باید اکنون رغبت بملک آخرت کنی و سر نیاز بدرگاہ پروردگار یگانہ فرود آری کہ ذاتش از گرفتن پسرے ... از مشارکت شریکے برے و غنی است آن رب وحید را از دل بیرون کردہ ہیچو معبودان را اختیار منمائے کہ چیزے را نیافریدہ اند و خود شان آفریدہ شدہ اند و اگر از اسلام تنگی و در دولت باشد من بحول و قوت خدا آمادہ ہستم کہ آیات صدقش بنمائم خدا بہر حال با من است دعا ہائے مرا می شنود و ندائے مرا پاسخ می گذارد و چون از روئے نصرت و عون بخواہم دست من میگرد۔ من بہ یقین می دانم کہ او در ہر موطن و میدان مرا مدد مے فرماید و مرا ضائع نسازد آیا مے شنود کہ ترا از خوف روز قیامت رغبت و میل بدیدن نشانہائے صدق من در دل پدید آید

اے قیصرہ! توبہ کن توبہ کن! و بشنو بشنو! خدا در ہمہ چیز ہائے تو و مال تو برکت بخشد و بر تو رحمت بخشائش نازل فرماید و اگر بعد از امتحان کذب و دروغ من پیدا شود تن بران در دہم کہ مرا بکشند و یا بر دار کشند یا دست و پائے مرا از ہم ببرند و اگر صادق برآیم دیگر آرزو ندارم جز این کہ رجوع و انابت با آفریدگار۔ خود آوری کہ ترا پرورده و نواختہ و ہمہ سئوالات ترا بذرہ مکرمت فرمودہ

اے مالکہ دولت اسلام را بید پر سلامت بجان مسلمان شو کہ تا روز باز پسین تمتع برداری و از شر اشرار رستگار شوی تا بجور نامور ازین کلمات طیبات قیاس تواند کرد کہ چہ پایہ حریت از شاہ برطانیہ یافتہ ایم و چہ پایہ حوصلہ ما را وسعت پیدا شدہ است کہ امام ہمام این سلسلۂ عالیہ کہ در قرن چہاردہم از جانب خدا بعثت و ماموریت یافتہ و ملقب بہ مسیح موعود و مہدی مسعود گشتہ سلاطین روئے زمین را بدین متین دعوت فرمود۔

من باز دگر میگویم کہ از لفظ (ما) ہمین سلسلہ بہیہ احمدیہ را مقصود میدارم کہ شہادت یک رکن رکین و ... حضرت صاحبزادہ عبداللطیف طاب ثراہ صانحۂ ہوش ربا و واقعۂ جانگزائے عہد سطوت مہد ہمین امیر نامدار است۔

ہر محبطی میتواند کہ این چند سطور را یکبار بہ خواند۔ و از طرق انصاف غور کند کہ آن جماعت کہ یک فرد واجب الاحترام و رکن صادق با اخلاص آن را محض بہ جُرم قائل بودن عدم جواز جہاد رجم گردانیدہ ... است از معدلت امیر چگونہ خشنود گردد۔ اگر شہید رشید اعلی اللہ مقامہ ملاہائے شوریدہ مزاج را تعلیم سلامت روی دادہ از ہرزہ غزا کردن باز داشت و حقیقت و اہلیت اسلام آشکار کرد ساخر انصاف باید کرد کہ کدام امر شنیع را مرتکب گردید۔ حضرت امیر با نشان تواند داد کہ مانع فساد فی الارض و حقیقت نمائے تبلیغ اسلام را از روئے قرآن و حدیث تحت سنگساری است؟

آیا کلہ دار والا جاہ از احترام صاحبزادہ باخبر بود؟ و فات با برکاتش را

رکن اعظم دربار کابل نیبا است لاکن محض بر مسئله عدم جواز جهاد یک عالم باعمل و فرد اکمل را بیرحمانه از سنگ باران استخوان شکستن کار یک بادشاه صلح پسند نتواند بود -

من باصد هزار تحسر و تاسف ظاهر میکنم که در ذبح نمودن گاوے خاطر آناری قومے رعایت داشتن و یک سید بزرگوار را رجم نموده دل چار لک نفوس کلمه گویان مجروح ساختن از عدالت گستری و صلح جوئی خیلی بعید است -

آیا تهربان کابل جواب تواند داد ؟ که خون یک مرد صالح متقی از خون گاو هم وقعت زیاد نمیدارد - آه - اے عبد اللطیف پاک نهاد خدا بر تو نثار رحمت کناد حق امانت و دیانت بجا آوردی و مردانه بر صداقت و راستی جان فدا کردی - ازین جهت حیات جاودانی یافتی ! هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق - ثبت است بر جریدهٔ عالم دوام ما -

اے حشمت مآب ! چشم بکشا و نگاه فرما و عاشقان جان اسپاری آن موحد را به بین چگونه سنگباری را بر خود گوارا نموده آنهمه مظالم و صعوبات را که براور داشتی چسان بطوع و رضا گردن نهاد - خدا اش بیامرزاد در زیر بارش سنگ جان را داد و ایمان را نداد - هیچ عبرت نگرفتی آیا ثبات و اخلاص او در پیش تو دلیل راست گیشی او نبود ؟ خود بگو - آخر کدام حقیقت و حقیت او را تا بهمین قدم داشت تا دنیا و مافیها را هیچ بلکه کمتر از هیچ انگاشت -

پس اے پادشاه ذیجاه از همان جماعت که در کابل از یک فرد او نمونه شهامت دیده توقع میداری که در هندوستان زیر حکومت غیر متعصبه انگلسیه سکونت داشته بر تقریر مصلحت آمیز تو خوش گردد حاشا و کلا تا آنزمان که بر هر سنگریزه سنگلاخ کابل شهادت نامه مرحوم مرقوم است از هر ذرهٔ خاک آن ...... ندائے "قتل مظلوماً" بسامع مجامع ملکوت خواهد رسید شاه والا جاه را لازم است که ذکر خوشنودی خلائق را پشت سر کرده فکر خوشنودی حضرت دادار علی الاطلاق بکند این خیلے خطرناک ظلمے است که در دار الامارت کابل واقع گشته و عند الله جواب او بر ذمه فرمان فرمائے آن سرزمین است این چیزی نسبت که بعلیگڈهه کالج قدم رنجه داشته و در الحاق طلبائے مذهب شیعه ایستاده بصورت قضایائے منطقیه بے تعصب بودن خود را ظاهر نماید و اطفال خردسال را درین باده باخود همصفیر سازد - چون واقعات صحیحه بے تعصب بودنش را تصدیق نمی کند - از عمل ثابت کن آن نوریکه در ایمان تست ولی چو داوی یوسفے را راه کنعان را گزین - اگر گفته شود که دربار کابل نیز هنود را آزادی بخشیده است شاید که بخشیده باشد لاکن مارا ازان چه فائده چون زخم سینه ما هر لحظه بصدائے بلند انکار میکند - آیا یک مومن موحد متقی را به بیرحمی بے جرم و بے خطا سنگسار کردن و ذریتش را ناکرده گناه بصد خواری و رسوائی و اشکباری از وطن راندن همین ثبوت بے تعصبی است ؟ باوجود این واقعات مسلمه محض یک حکم امتناعی متعلق ذبح گاو اهل هنود را چگونه خوشنود میسازد ؟ - (هرگاه درین جزو زمان در ضمن مخابرات و ملکیة تصدیق شد است که شاه کابل نسبت ممانعت ذبح گاو مقابل اسند علمے - ملایان و بلی نفر موده بلکه خالصاً تالیف قلوب هنود مد نظر بوده - چنانچه یک جریدهٔ آریه سماج نسبت تقریر حضرت امیر می نگارد که متکلم معظم باین کلام محبت التیام اراده تسخیر هندوستان نمیدارد کرا اگر) واقعه شهادت مولانا عبد اللطیف بر دا اسد مضجعه خیلے دل گداز صدمه ایست که بر جان ما وارد آمده - اما ازین جهة خیلے محوش وقت هستیم که مغفور مبرور درین معامله تعلقات مارا با حکومت قیصریه صاف ساخته برائے تاج برطانیه از جانب سلسله عالیه احمدیه یک خدمت نمایان بجا آورده است جزاه الله - صاحبزاده صاحب اگر چند اطفال علیگڈهه کالج برائے چندے مرزبان کوهستان را

فارائے صلح کل بیانند و انسته باشند - الا چار لک نفوس چه قائم کردن الزام تعصب بر ذاتش بثبوت قوی باخود میدارند سلطان ممدوح هم در اثنائے تقریر طلبائے مذهب شیعه را فرمود دانسته که روافض را هرگز در شان صحابه کرام اجازت سب و شتم نمیدهم اگر این فعل مبنی بر تعصب باشد لاکنه بحت متعصب هستم - بگویا ! ازین کلمه اهل سنن را خوش ساختن اراده کرده - شاید که ایشان نیز خوش شوند - مگر بادشاه را یک حکومت غیر متعصب نشان میدهیم که بحمد الله زیر سایه عاطفت خود بدان مقابه مارا حریت کرامت کرده است که شاید در سلطان خدیو کابل هم نگذشته باشد که در اثنائے مناظرت مذهبی از راه هواخواهی و خیر اندیشی میگوئیم چرا یک انسان مرده را پرستش میکند - و پرستش انسان متوفی را چرا ترک نمیدهد - هزار آفرین است برین حکومت غیر متعصب که با نهایت صبر و تحمل این حرفهارا می شنود و هیچ اعتراضات را نسبت تخصیصکه او را پور خدا و خدا میدانند اجازت میدهد - حالانکه چندین هزار انبیا و رسل صلواة الله علیهم و علے نبینا شربت ممات چشیده اند که حکومت کابل نیز بان اعتقاد میدارد مگر باوجود نص صریح متعلق وفات مسیح اجازت لب کشودن نمے دهد حالا قیاس باید کرد که کدام یک غیر متعصب است سلطنت ایمپراطوری یا حکومت امیری ؟ سید المرسلین را مرده و ...... را برخلاف نص فرقانی زنده ؟

خاک هندوستان هم عجب تاثیر دامنگیر میدارد که سلطان فرمان افغانستان در دار الامن هندوستان نزول اجلال نموده خلاف عادت بالوقت بے تعصبی خویش را بروز میدهد همانا از یادش بدر رفته هنوز چند سال نگذشته که درهمین ماه جنوری سنه ۱۹۰۴ اخبار آریه گزٹ نگاشته بود امیر کابل دو نفر مریدان میرزائے قادیانی را به نهایت اذیت هلاک ساخته - و در ضمن آن نوشته بود که امیر صاحب بمشوره ملاها اهل هنود را اکراهاً در پے مسلمان نمودن است -

حالا این واقعات بادشاه افاغنه بر بال تقریر خود نظر فرماید

اگرچه بنده هیچ حقے ندارد نسبت مراقبانیکه شاه صوفی مشرب بر مزارات اولیائے کبار نموده است حرف گیری کند ممکن که فرقه اهل حدیث الزام گور پرستی قایم نماید - مگر من درین مقام این قدر معروض میرسانم اگر زیارت قبور برائے اصلاح نفس و حصول عبرت باشد مضائقه ندارد الاسوال این است که آیا ازین طرز عمل تزکیه نفس و تصفیه قلب هم حاصل می گردد یا نه ؟

العظمة لله از یک طرف بر مجسٹی به تقلید شاهان یورپ ثبوت صاحب خیالات آزادانه و دارائے طبیعت فیلسوفانه بودن میدهد و در کارگاه کانپور برش با ثبوت صاف کن موئے خوک را بدست مبارک میمالد - و از جانب دیگر کتب دینیه و اسلامیه مارا که در حقیقت و حقیت مذهب اسلام و قرآن کریم و نبوت رسالت و فضیلت سرور کائنات فخر موجودات صلی الله علیه وسلم تصنیف کردهٔ حضرت امام علیه السلام است دست رسانیدن گناه بزرگ میداند - یقین من است اگر بادشاه به نظر تحقیق و فکر عمیق آن کتب را مطالعه میکرد هرگز دست بخون سید عبد اللطیف نمے آلود -

در علیگڈهه کالج از استماع آیات قرآنیه اشک بر رخسار مبارک افشاندن و بر عرض کنندهٔ قرآن صاحبزاده عبد اللطیف سنگ پرانیدن عجیب مسلمانی و عدالت نوشیروانی است -

من مخلصانہ حرف راست بے کم وکاست بعرض رسانیدہ ام
میدانم با تحریر من چہ سلوک کردہ آید۔ شکر خدا بجامی آرم
وفخر رعیت انگلیس بودن میدارم اگر فی الحقیقۃ بادشاہ
حریت پسند وخیالات صادقانہ را قدردان است از تحریر
فقیر خوشوقت گردہ و داند از خوشامد گویان خردہ گیران
دولت خواہ تر اند۔

بالاخر بانہایت انکسار در خدمت شہریار کامگار التماس
میدارم بہ طفیل ہمان بے تعصبی وآزادانہ خیالی کہ در ضمن تقاریر
ذکر آن فرمودہ و در سیاحت خویش ثبوت آن دادہ این عریضہ
راملاحظہ فرمودہ از برائے یک دقیقہ بر بستر وحدت استراحت
نمودہ تفکر فرماید کہ مضمون تقریر دلپذیر با واقعہ شہادت میر
عبداللطیف چہ قدر مطابقت میدارد قبل از اختتام عریضہ
ہمیں اہم یک حرف دیگر معروض دارم سلطنت پناہ غور فرماید
شہید مرحوم مادہ را کہ در طبع رعایائے افغانستان پیدا کردن
میخواست چہ قدر باعث استحکام تعلقات امیری وامپراطوری
بود اگر خیالات ہرزہ جہاد وفساد از سر افاغنہ شوریدہ مزاج
بدر میگشت وحقیقت امنیت بران گروہ منکشف میشد
امنیکہ بر سر سرحدات افغانستان وہندوستان قائم میگردید
ند انظار دولتین خیلے قابل قدرے بود۔

حضرت حق سبحانہ تعالےٰ شانہ بادشاہ معدلت پناہ را
توفیق رفیق گرداناد تا بخلوص از تعصب فارغ دل بودہ بر امور
معروضہ خوض فرماید۔

بندہ بدین خیال کہ عریضہ ہذا از نگاہ اشرف امجد بگذرد
جریدۂ خود را مملو از گذارش واجبی شائع ساختہ تا از حالات
سلسلۂ عالیہ احمدیہ خدام والا مقام را آگاہی کماہی دست دہد
والسلام علےٰ من اتبع الہدےٰ ؛

خیر خواہ حقیقی
مدیر الحکم قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفےٰ مارا امام وپیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دارِ دنیا بگذریم
آن کتابِ حق کہ قرآن نامِ اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہرِ او باشیر شد اندر بدن
جان شد وباجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی وایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور وکمال
وصلِ دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک واز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل ربّ العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند وراست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان ودل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است خسران وتباب

استفسار اور اُن کی جواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ مولوی صاحب نے آپ کا خط مجھے بنا بر جواب دیا ہے سو اس کا جواب حسب ذیل عرض ہے۔

سوال اول حرم علیہ الجنۃ وماویہ النار۔ اور حدیث میں ہے کہ دوزخ ایک دن خالی ہو جائیگا۔ ان میں تطبیق کس طرح ہے۔

جواب۔ اول تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اہل الجنۃ و اہل النار کے دوام کے متعلق الگ الگ بیان فرمایا ہے۔ اہل النار کے امتداد زمانہ کے بعد فرمایا الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید ۱۲ پھر فرمایا النار مثواکم خالدین فیہا الا ما شاء اللہ ۸ یعنے دوزخی دوزخ میں رہینگے مگر تیرا رب اپنی انجام کار اپنی ربوبیت کر کر دوزخ سے نکال لیگا کیونکہ وہ جو کچھ چاہے کر سکتا ہے یہاں الا ما شاء کے ساتھ لفظ رب کا لگایا جو ادنےٰ سے اعلیٰ تک پہنچانے والا ہے اور دوسری جگہ ما شاء اللہ فرمایا اور لفظ اللہ کا اصول اور امہات اسماء حسنیٰ رب رحمٰن رحیم مالک ہیں جو سب کے سب رحم پر دلالت کرتے ہیں و نیز اللہ کے ساتھ پہلا لفظ رب ہی ہے جس کا فیضان اعم ہے۔ اور اہل جنت کے امتداد زمانہ کے بعد فرمایا الا ما شاء ربک عطاء غیر مجذوذ یعنے اہل جنت کے عطا غیر منقطع ہونگے مگر اہل النار کے لئے عذاب غیر منقطع کا لفظ کہیں بھی نہیں قرآن مجید میں نہ حدیث میں۔

دیکھا جس مسائل دینی کی سمجھ نہ ہووے اس کو دنیوی مسائل پر رکھ لینے سے جلدی سمجھ آجاتی ہے۔ جو شخص دنیا میں قید ہوتے ہیں اس وقت اُنپر الجنۃ حرام ہو جاتا ہے اور اس کا ٹھکانہ جیل خانہ ہوتا ہے کیا وہ کبھی بھی گھر میں نہیں آتا۔ زیادہ سے زیادہ آپ دائم الحبس کو ہی دیکھ لو وہ بھی بیس سال کے بعد آزاد کیا جاتا ہے بلکہ بعض وقت تقریب تخت نشینی و دیگر بعض تقریبوں کے سبب بعض دائم الحبس قیدی آزاد کئے جاتے ہیں ماویٰہ النار یا حرم علیہ الجنۃ سے یہ کب ثابت ہوتا ہے کہ وہ دوام غیر مقطوع ہوگا حالانکہ دنیوی سلطنتیں باوجود غیر مقطوع کہنے کے رحم کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ارحم الراحمین ہے۔

سوال دوم۔ ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم پ۲۵ اور ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ پ۲۸ میں کیا تطبیق ہے۔

جواب۔ ان میں تو اختلاف بھی کوئی نہیں۔ یعنے تم کو کوئی مصیبت بھی نہیں آتی مگر تمہارے اعمال کی سزا آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے آتی ہے اور اگر اللہ کسی غلطی کی سزا دینا نہیں چاہتا تو پھر وہ سزا بھی نہیں آتی جیسے چنانچہ اسی آیت کے بعد بھی ویعفو عن کثیر یعنے بہت غلطیاں معاف بھی کر دیا کرتا ہے۔

سوال تیسرا۔ اُمت اور قوم میں کیا فرق ہے۔ جواب قوم گروہ از مرداں نہ زناں قولہ لایسخر قوم من قوم ... ولا نساء من نساء اور بعض وقت عورتیں تبعاً داخل ہوتی ہیں صراح اُمۃ گروہ از ہر جنس حیوان و انسان جماعت ام قولہ تعالیٰ وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم پ۷ اور پیشوا قولہ تعالیٰ ان ابراہیم کان امۃ پ۱۴ اور وقت قولہ تعالیٰ وادکر بعد امۃ پ۱۲ اور راہ و دین و شریعت قولہ تعالیٰ کنتم خیر امۃ پ۴ اور معلم الخیر قولہ تعالیٰ تلک امۃ قد خلت پ۱ وغیرہ غرض یہ لفظ بہت وسیع ہے۔

سوال چوتھا یونس مچھلی کے پیٹ میں گئے یا منہ میں رہے اور لفظ لقمہ کے کیا معنے ہیں۔

جواب۔ قرآن مجید سے اسکے متعلق کوئی تصریح مجھے معلوم نہیں ہوئی با امور ایسے سوالات سے پرہیز کرنا مومن کو ضروری ہے جن کی تحقیق میں نہ دینی فائدہ ہو نہ دنیوی نہ اخلاقی نہ کسی اور قسم کا کیونکہ اللہ تعالیٰ مومن کی تعریف میں فرماتا ہے والذین ہم عن اللغو معرضون پ۱۸ یعنے مومن بے فائدہ کام سے پرہیز کیا کرتا ہے اور نقصان سے تو بطریق اولیٰ پرہیز چاہیے اور اس میں تضییع اوقات ہے

سوال پانچواں کافر کو دم کرنا کیسا ہے۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کے ساتھ سلوک کرنے میں مذہب کی قید نہیں لگائی بلکہ حیوانوں تک وسیع کر دیا ہے جیسے فرمایا وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم پ۵ وما ملکت ایمانکم میں اپنے چار پائے بھی داخل ہیں۔

سوال چھٹا حلت ضب کا مسئلہ کس طرح ہے۔

جواب۔ مشکوٰۃ میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ضب کھانے کے لئے پیش ہوئی خود حضور نے نہیں کھائی اور آپکے سامنے ایک صحابی نے کھا لیا حضور نے نہ اقرار کیا نہ انکار فرمایا۔

سوال ساتواں۔ چادر پر منی لگی ہوئی کھرچ کر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بلا دھونے نماز پڑھتے تھے صحیح ہے یا نہیں۔

جواب کبھی دھو کر نماز پڑھتے اور کبھی خشک کو کھرچ کر دونوں طور ثابت ہے بلوغ المرام۔

سوال آٹھواں۔ اشیائے عالم امر بھی غذا لیتے ہیں۔ جواب۔ ہم نے اس مسئلہ کے متعلق قرآن و احادیث میں کچھ نہیں پایا۔

سوال نانواں۔ نابینا مادر زاد خواب میں کچھ دیکھتا بھی ہے یا صرف سنتا اور مس کرتا ہے اور اس کا روح بھی اندھا ہوتا ہے۔ برزخ میں کیا ہوگا رویا دیکھنا کیا روح کا فعل ہے؟

جواب روح بلا جسم کوئی کام نہیں کرسکتا۔ خواب میں بھی روح کو نفع نقصان کے احساس کرنے کے لئے ایک بدن دیا جاتا ہے جو اس بدن سے نہ بالکل علیحدہ ہے نہ اس کا عین ہے۔ اندھا مادر زاد رؤیا میں دیکھتا کچھ نہیں۔ برزخ قیامت میں کیا ہوگا اللہ تعالیٰ کو علم ہے۔

دسواں سوال۔ اصل من نار ابلیس کے کیا معنے ہیں اور اس کا وجود فی الخارج موجود ہے۔

جواب ابلیس ہے شیطان ہے۔ باقی رہا کہاں ہے۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں ہم نے نہیں دیکھا۔ اتنا ضرور ہے کہ وہ آسمان پر نہیں جاتا وہاں کی بات نہیں سنتا۔

گیارہواں سوال کیا امام مہدی آخر الزمان خلفائے اربعہ سے بہتر ہوگا یا نہیں۔

جواب خلفائے اربعہ کی نسبت لفظ نبی کہیں نہیں آیا اور مہدی آخر الزمان کی نسبت لفظ رسول نبی قرآن مجید اور احادیث میں آتا ہے۔ بہر حال مہدی افضل ہے۔

بارہواں سوال محمد یوسف بغدادی اور حضرت اقدس میں کیا فیصلہ ہوا۔

جواب محمد یوسف بغدادی کون ہے ہمیں اس کا علم نہیں۔ اگر وہ شخص ہے جو آجکل چکڑالوی کا منشی ہے تو اس کو ہم اچھا آدمی نہیں جانتے۔ دوم فیصلہ ہوتا ہے دو مساوی مدعیوں کے مابین۔ سو ایک امام مامور مرسل مسیح مہدی دوسرا اس کا منکر۔ پھر فیصلہ کیا۔ تیسرا حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء نے مدت سے وحی الٰہی سے مشتہر کر دیا ہے کہ آپ کسی سے بحث نہیں کرینگے۔ ہاں کوئی شکوک رفع کرانا چاہے تو ہو

تبلیغ و تفہیم ہوسکتی ہے۔ جب بحث ہی نہیں تو فیصلہ کہاں۔
چوتھا۔ فیصلہ کنندہ ہوتا ہے جسکو مدعی مدعا علیہ دونوں کے ساتھ تعلق نہ ہو اجنبی ہو اب اگر کوئی حضور امام کے ساتھ بفرض محال مجھ سے بحث بھی کرے تو فیصلہ کنندہ یا احمدی ہوگا یا غیر احمدی سو دونوں کے نزدیک ایک دوسرے کا فیصلہ قابل اعتبار نہیں۔
پانچواں حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ نعم نے حکماً عدلاً فرمایا تو اب اس کے مقابلہ میں کون ہے جس کا فیصلہ ماننا تو بجائے سنا بھی جاوے۔ پس اب فیصلہ یہ ہوا کہ ان کا مخالف منکر مردود ہے مخذول ہے ملوم ہے مذموم ہے بدخواہ ہے۔
تیرھواں سوال۔ شیعہ سوال کرتے ہیں کہ خلفائے ثلاثہ نے کسی کافر کو کسی جنگ میں قتل نہیں کیا اگر کیا ہے تو نشان دو۔
جواب اگر قرآن کریم سے استدلال کرنا ہے تو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ نے کس کس کافر کو قتل فرمایا کوئی بتہ دے۔ اور اگر احادیث سے فیصلہ کرنا ہے تو اول کتب احادیث کو مقرر کرو جن سے فیصلہ کیا جاوے۔ (حکیم فضلدین از قادیان)

لطف کن مارا نظر بر اندک و بسیار نیست

الحکم کی بعض گذشتہ اشاعتوں میں میں قوم کو توجہ دلا چکا ہوں کہ نادار اور قابل امداد بچوں کی امداد کے لئے **سب کمیٹی صدقات** کے فنڈ میں بہت ہی کم گنجائش ہے اور درخواستیں روز بروز آرہی ہیں اور اس سلسلہ کی کوئی حد معین بھی نہیں ہوسکتی۔ قوم نے جس حال میں غریب اور نادار بچوں کی **اعانت** کا بیڑا اٹھایا ہے تو اسے پوری ہمت اور سعی سے نبہانا چاہیے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہمیں ہر طرح بھروسہ ہے لیکن اس کی نصرت اور فضل اسی طرح پر آیا کرتا ہے کہ وہ اپنے پاک بندوں کے دل میں القا کرتا اور انھیں توفیق اعانت دیتا ہے اس وقت آٹھ طالب علموں کی درخواستیں معلق پڑی ہیں۔ اور ان کے اخراجات کے لئے کم از کم **صہ** ماہوار کا انتظام ہونا ضروری ہے۔ حضرت حکیم الامۃ سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو تعلیمی مقاصد میں ہمیشہ سے خاص دلچسپی لیتے رہے ہیں اور خصوصاً مدرسہ تعلیم الاسلام کی ابتدائی تحریک میں پہلا قدم آپ ہی کا ہے ان بچوں کو ہرگز ہرگز رد نہیں کرنا چاہتے انھوں نے چاہا ہے کہ قوم کے سامنے اس مقصد کے لئے **دست سوال** دراز کیا جاوے اور اس غرض کے لئے سوت **چھ سو روپیہ** کی اپیل کی جاوے۔ ایک یتیم کے اخراجات کے لئے **للعہ** کے لئے پہلے درخواست کی جا چکی ہے کہ حضرت حکیم الامۃ نے اس جدید وظائف کی ضرورت کے سلسلہ میں خود **عہ** عطا فرمائے ہیں اور اسی رقم سے اس چندہ کا افتتاح کیا جاتا ہے۔ پُر جوش الفاظ لکھنے کی مجھے حاجت نہیں اس لئے کہ خوشناس قوم محرقی الفاظ سے محرک نہیں ہوا کرتی۔ اور نہ اس کے جذبات کو ایسے الفاظ سے اپیل کرنا چاہئے کیونکہ یہ اثر غیر مستقل ہوتے ہیں۔ اس لئے صاف طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ضرورت واقعی ہے اور کم از کم **صہ** ماہوار کے جدید وظائف دینے کی حاجت درپیش ہے اہل دل ہمت کریں اور اپنے قومی خدمت گذاروں کا اس مشکل

میں ہاتھ بٹائیں جو انھیں قوم کے درماندہ بچوں کی تعلیم کے لئے درپیش ہے یہ ضرورت شخصی ضرورت نہیں بلکہ قومی ضرورت ہے اس لئے قوم ہی کا فرض ہے کہ اس کے پورا کرنے کے لئے سعی کرے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس تحریک کو زیادہ دیر تک جاری رکھنے کا موقع قوم نہ دیگی اور بہت جلد اسے پورا کر دیگی بہت سے احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا موقع رکھتے ہیں کہ وہ خود تنہا ہی ایک ایک وظیفہ دے سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے میں ذیل میں دس مقتدر صاحب فضل احباب کے اسماء گرامی درج کرتا ہوں کہ اگر وہ ایک ایک وظیفہ پانچ پانچ روپیہ ماہوار کا عطا کر دیں تو قوم سے پھر اور درخواستوں کے لئے ہم تحریک کر سکیں۔
آخر میں مجھے یہ بھی ظاہر کر دینا چاہیے کہ یہ تحریک میں نے سب کمیٹی صدقات کے واجب الاحترام ممبران کے ایما سے کی ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت حکیم الامۃ۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ مولوی سید قاضی امیر حسین صاحب۔ مولوی شیر علی صاحب۔
گویا ان واجب الاحترام بزرگان ملت کا ڈیپوٹیشن الحکم کے ذریعہ قوم کے بچوں کے لئے دس وظائف کی خاطر دست سوال دراز کرتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جن مقتدر احباب سے ہم دس وظیفے چاہتے ہیں وہ رد نہ فرمائیں گے۔
مندرجہ ذیل احباب سے وظائف کی درخواست ہے
۱۔ خانصاحب نواب محمد علی خان صاحب۔ ۲۔ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ۳۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ ۴۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ۵۔ ڈاکٹر سید جلال الدین صاحب۔ ۶۔ شیخ محمد بخش صاحب رئیس کڑیانوالہ۔ ۷۔ شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد۔ ۸۔ ملک مولا بخش رئیس گورالی۔ ۹۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ لاہور۔ ۱۰۔ شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد۔
مندرجہ بالا دس احباب یہ وظائف پورے کردیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیگا۔ مجھے بہ حیثیت سب کمیٹی سکرٹری ایسے وظائف عطا کرنے والے احباب اطلاع دیں۔

یعقوب علی سکرٹری سب کمیٹی صدقات

یتیم کی سنو

ایک یتیم کی امداد کے لئے للعہ کی درخواست کی گئی تھی للعہ کی رقم بہت بڑی نہ تھی اور الحکم کے کئی ہزار ناظرین ایک ایک پیسہ بھی جمع کرکے بھیجتے تو للعہ ایک سال کا خرچ پورا ہو جاتا۔ مگر افسوس ہے ابھی تک باوجودیکہ سنایا گیا تھا۔

وَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ

مگر بجز چودھری محمد دین صاحب افسر مال دہلی کے کسی نے اس آواز پر کان نہیں دی۔ چودھری صاحب موصوف نے پانچ روپیہ بھیجے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے اور ان پر اور ان کی اولاد پر بے انتہا فضل کرے۔ اگر چودھری صاحب کے قدم پر چلنے والے اس طرح میں ۱۵ اور بھائی نکل آویں تو یتیم مذکور کی ضروریات ایک سال کے لئے

مکتوبِ مقدس بنام سابق شاہِ کابل

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ کرامت نامہ درج کیا جاتا ہے جو ۱۳۱۳ ہجری کے شوال مہینے میں اعلیٰحضرت سابق شاہِ کابل کے نام بغرض تبلیغ لکھا تھا اس خط کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ حضور نے کس ہیبت اور شوکت کیساتھ اپنے دعوے کو پیش کیا ہے۔ اور ساتھ ہی تاج برطانیہ کی برکات کو کس دلیری سے ظاہر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود بطور مذہبی **فرض** کے گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کا وعظ کر رہے ہیں امید ہے یہ خط نہایت دلچسپی سے پڑھا جاوے گا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ و اید بحضرت امیر ظل سبحانی مظہر تفضلات یزدانی شاہ ممالک کابل سلمہ اللہ عزوجل۔ بعد از عبہ سلام و رحمت و برکت باعث این تصدیعہ آنکہ خاصہ فطرت انسانی است کہ چون خبرے از چشمۂ شیرین یابد کہ مشتمل بر چندین منافع نوع انسان باشد رغبتے و تجنبے سوئے آن پیدا آید باز آن رغبت از قلب بر جوارح اثر اندازد و میخواہد کہ بہر نحویکہ تواند سوئے آن چشمہ دود و آنرا ببیند و از آب زلال آن مستفیع و سیراب گردد ہمچنین چون صیت اخلاق فاضلہ و عادات کریمہ و ہمدردی اسلام و مسلمین آن شاہ نیک خیال بدیار ہند جا بجا منتواتر رسید و ذکر ثمرات طیبہ آن شجرہ مبارکہ دولت و سلطنت بشہر و دیار منتشر گشت و دیدہ شد کہ مردم شریف و نجیب بمدح سلالہ دودمان شاہی رطب اللسانند۔ مرا کہ درین قحط الرجال بباعث کمی مردان اولوالعزم و شاہان ذوالمجد و الکرم بہ حزن وا اندہ زندگی بسر میکنم چندان مسرورےٗ و فرحے دست داد کہ نزدم آن الفاظ نیست کہ بوائے آن کیفیت تواند کرد۔ ہزار ہزار شکر و سپاس آن خدائے کریم را کہ چنین مبارک وجودے۔ بے شمار وجودہا را از انواع و اقسام تباہی ہا بحفظ و حمایت خود در آورد۔ در حقیقت آن مردم بسیار خوش قسمت اند کہ این چنین شاہے گیتی پناہے نیک نیت و نیک نہاد سرچشمۂ انصاف و داد در ایشان موجود است و خوشا بخت کسانیکہ بعد از مرور زمانہا این ہمہ را شمار تواند کرد لیکن از بزرگترین نعمت ہا وجود دو طبقہ ہست۔

اول کسانیکہ بقوت ہائے راستی و راستبازی پُر شدہ و طاقت روحانی حاصل کردہ گرفتاران ظلمت و غفلت را سوی نور معرفت میکشند و تہیدستان اندرون را تسلی و افراز معارف می دہند و بحمایت تقدس و تطہر خود کمزوران را ازین وادی دار الابتلا بسلامت ایمان می گذرانند۔

و طبقہ دویم کسانے ہستند کہ نہ باتفاق و بخت بلکہ بمقتضائے جوہر قابل و اوج سعادت و علو ہمت و بروق فطرت از طرف حکیم و علیم سزاوار سلطنت و ملکداری قرار می یابند و حکمت و مصلحت الٰہی اتفاقی را قائمقام ذات خود کردہ قرائن ایشان را مظہر قضا و قدر خود مے گرداند و چندین ہزار جان و مال و آبرو را سپرد ایشان میکند لاجرم ایشان در شفقت و رحم و چارہ سازی دردمندان و تعہد حال غریبان و بیکسان و حمایت اسلام و مسلمانان ظل حضرت رب العالمین می باشند۔

اما حال این فقیر این است کہ خدای کہ بر وقت کثرت مفاسد و ضلالت از پے مصلحت عام بندہ را از بندگان خود خاص میکند تا بذریعہ او گمرہان را ہدایت بخشد و کوران را بینائی عطا فرماید و غافلان را توفیق عمل دہد و بر دست او تجدید دین متین و تعلیم معارف و براہین فرماید ہمان خداوند کریم و رحیم این زمانہ را زمانہ پُر فتنہ دید و موج طوفان ضلالت ابداد در اشتعال کردہ این ناچیز را بر صدی چہار دہم برائے اصلاح خلائق و اتمام حجت مامور کرد۔ و چونکہ فتنۂ این زمان فتنۂ علماء نصاری بود و مدار کار بر کسر صلیب۔ لہذا این بندۂ درگاہ الٰہی بر قدم مسیح علیہ السلام فرستادہ شد تا آن پیشگوئی بطور بروز بظہور آید کہ دوم بارہ دوبارہ آمدن مسیح علیہ السلام زبان زد خاص و عام ست و قرآن شریف صاف ہدایت فرماید کہ ہر کہ از دنیا بگذشت او بگذشت و باز آمدن او در دنیا ممکن نیست البتہ ارواح گذشتگان بطور بروز باز می آیند یعنی شخصے بر طبیعت شان پیدا می شود لہذا عند اللہ ظہور او در حکم ظہور او شان می باشد ہمین طریق باز آمدن است کہ در اصلاح متصوفین بروز نام دارد ورنہ اگر گذشتگان را در باز آمدن کشادہ بودے مارا بہ نسبت عیسیٰ علیہ السلام برائے دوبارہ آمدن حضرت سید الوریٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حاجت ہا بود لیکن آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہ گفت کہ من دوبارہ در دنیا خواہم آمد تا آن این فرمود کہ شخصے خواہد آمد کہ اسم او اسم من خواہد بود یعنی بر طبیعت و خوی من خواہد آمد پس آمدن مسیح نیز ازین قبیل است نہ آنچنان کہ در اول و آخر نمونہ آن در دنیا موجود نیست ہمین سبب بود کہ امام مالک رضی اللہ عنہ و امام ابن حزم و امام بخاری و دیگر ائمہ کبار ہمین مذہب رفتہ اند البتہ اکثر عوام کہ اعجوبہ پسند می باشند ازین نکتہ معرفت آگہی نہ دارند و در خیالات شان مرتسم است کہ بطور جسمانی نزول مسیح خواہد شد و آن روز روز تماشائے عجیب خواہد بود در شان کہ فانوسے یا آتش افروختہ بود از بلندی سوی زمین میل میکند ہم چنین نزول مسیح در تصور ایشان ہست کہ بشوکت تمام نازل خواہد شد و ہر طرف نعرہ ہای این می آید این می آید بر خیزد ولے لیکن این سنت اللہ نیست اگر اینچنین عام نظارہ قدرت پدید آید پس ایمان بالغیب نمی ماند۔ آن مردم سخت خطا می کنند کہ این چنین می فہمند کہ گویا عیسیٰ علیہ السلام تا ہنوز بر آسمان زندہ است حاشا و کلا ہرگز نیست قرآن بار بار ذکر وفات مسیح می کند و حدیث معراج نبوی کہ در صحیح بخاری پنج جا موجود است او را در وفات یافتگان می نشاند پس او چگونہ زندہ باشد لہذا اعتقاد حیات مسیح گویا از حکم قرآن و حدیث بیرون رفتن است و نیز از آیت کریمہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ بصراحت معلوم میگردد کہ نصاری مذہب خود را بعد از وفات عیسیٰ علیہ السلام خراب کردہ اند نہ در ایام حیات پس اگر فرض کنیم کہ عیسیٰ ہنوز در قید حیات است بر ما لازم می آید کہ قبول کنیم کہ نصاری نیز تا این وقت مذہب خود را خراب نکردہ اند بر صواب محض اند و این چنین خیال کفر صریح است لہذا ہر کہ بر نصوص قرآنیہ ایمان می آرد او را لابد است کہ بر وفات مسیح ہم ایمان داشتہ باشد و این بیان ما اندکے از ان دلایل است کہ یادر کتب خود بطور مبسوط نوشتیم ہر کہ تفصیلے بخواہد از آنجا بجوید بالقصہ ضرور بود کہ در آخر زمان ہم ازین امت شخصے بیرون آید کہ آمدن او بطور بروز در حکم عیسیٰ علیہ السلام باشد و حدیث کسر صلیب کہ در صحیح بخاری موجود است بہ بلند آواز میگوید کہ آمدن چنین کس در وقت غلبۂ نصاری خواہد بود و ہر دانشمندے می داند کہ در زمانہ ما آنچنان غلبہ نصاری بر روئے زمین است کہ نظیر آن در ایام پیشین یافتہ نمی شود و دجل علماء نصاری و کار ستانیہای شان و در ہر نوع تلبیس و تزویر شان بمرتبہ کمال رسیدہ کہ بہ یقین می توان گفت کہ دجال معہود ہمین محرفان و محرفان کتب مقدسہ اند تا آنکہ ترتیب و ہزار اہتمام

محرف انجیل و توریت بہ ہر زبان شائع کردہ اند و کتب آسمانی را از
خیانتہا پُر کردہ و می خواہند کہ انسانے بخدائی پرستیدہ شود۔ اکنون
انصاف باید کرد و بغور باید دید کہ از ایشان بزرگتر دجالے کدام کس
گذشتہ تا آئندہ نیز توقع داشتہ شود کہ دجال اکبر دیگرے آید لیکن
چونکہ از ابتدائے بنی آدم تا ایندم در انواع مکر و دجل و اشاعت مکائد
نظیر ایشان نمی بینیم پس بعد ازین کدام آثار در پیش چشم اند تا بالیقینے
یا شکے پیدا آید کہ دجالے بزرگتر از ایشان در غارے مختفی است
و بعد ازانکہ اجتماع کسوف و خسوف شمس و قمر ہم درین ایام در
ملک ما شدہ و این علامت ظہور آن مہدی موعود است کہ در دار قطنی
بحدیث امام باقر نوشتہ شدہ است۔ فتنہ ہائے نصاریٰ از حد
درگذشتند و دشنام ہائے غلیظ و توہین ہائے سخت بہ نسبت
ذات اقدس حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم از زبان و قلم
علماء نصاریٰ و فلاسفہ ایشان بظہور آمد چندانکہ در آسمان شورے
افتاد تا مسیحے را برائے اتمام حجت مامور گردند۔ این سنت اللہ است
کہ ہر نوع فساد کہ بر زمین غالب میگردد مناسب ہمان نوع مجددے
بر زمین پیدا مے گردد۔ پس ہر کرا چشم است ببیند کہ درین زمان
نائرہ فساد بر کدام رنگ مشتعل شدہ و کدامی قومی است
کہ تیر در دست گرفتہ حملہ ہا بر اسلام میکند۔ اے آنکہ برائے
اسلام غیرت می دارید فکر کنید کہ آیا این صحیح است یا غلط۔ آیا
ضروری نبود کہ بر اختتام صدی سیزدہم کہ بنیاد فتنہ ہا نہاد بر صدی
چہاردہم رحمت الٰہی برائے تجدید دین متین متوجہ گردد و ازین
در شگفت مانند کہ چرا این بندہ را بر نام عیسیٰ علیہ السلام فرستادہ
شد چراکہ صورت فتنہ ہا ہمین روحانیت را میخواست۔

چون مرا فرمان پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند
آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

ازہمین بود کہ خداوند کریم مرا مخاطب کرد و گفت بخرام کہ
وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر
محکم افتاد۔ این کار خداوند حکیم و علیم است و در نظر مردم
عجیب۔ ہر کہ مرا قبل از ظہور تائیدات می شناسد او را اجر است
و ہر کہ بعد از تائیدات آسمانی دیدنے خواہد کرد او ہیچ و مرا بحکومت
و سلطنت این جہانی کارے نیست غریب آمدم و غریب روم
و مامورم کہ بلطف و نرمی دلائل حقیت اسلام
درین ایام پُر آشوب پیش چشم مردم ہر دیار نہم
ہمچنین مرا بدولت و حکومت برطانیہ کہ زیر سایہ ایشان
با امن زندگی بسر کنم تعرضے نیست بلکہ خدا را شکر می
کنم و سپاس نعمت او بجا می آرم کہ در عہد چنین پُر امن
حکومتے مرا بر خدمت دین مامور کرد۔ چگونہ شکر این
نعمت نگذارم کہ برین غربت و بیکسی و شور سفہاء قوم

باطمینان کار خود تحت حکومت و دولت انگلشیہ
میکنم و چنان آرام یافتم کہ اگر شکر این دولت نکنم
شکر خدائے خود بجا نیاوردہ باشم و این امر را اگر
پوشیدہ داریم ظالم باشیم کہ چنانکہ پادریان ملت
نصاریٰ در اشاعت مذہب خود آزادی دارند
ہم چنین آزادی و عدم مزاحمت برائے اشاعت
اسلام ما نیز حاصل داریم بلکہ منافع این حریت و آزادی

مارا بیشتر حاصل است زانسان کہ ما اہل اسلام را فواید این
حریت بیشتر می شوند دیگران را ازان نصیبے نیست
چراکہ ایشان بر باطل اند و ما بر حق و اہل باطل از آزادی سودے
نمی بردارند بلکہ ازین آزادی پردہ شان بیشتر از بیشتر می درد
و درین روشنی دجل ایشان بخوبی آشکارا میگردد۔ پس این فضل خدا
بر ما است کہ این چنین تقریبے بنائی ما میسر کردہ و این نعمتے برائے ما
بالخصوص داشتہ۔ البتہ علماء نصاریٰ را از امداد قوم خود لکھوکہا
روپیہ برائے اناجیل خود و اباطیل خود ہم می رسد و ما را البتہ
و مدد و معاون ایشان در ممالک یورپ چون مور و ملخ بکثرت
موجود اند و ما را بجز خدائے ما دیگرے نیست۔ پس اگر در کاروبار
ما از ناداری ما حرجے است این حرج از دولت برطانیہ نیست
بلکہ این قصور قوم ما ست کہ در بارہ دین بسیار غفلتے دارند و
اوقات نصرت را بظنون فاسدہ و بہانہ ہائے منافقانہ از سر خود
دفع می کنند آرے در امور ننگ و ناموس خود ہمچو اسپ توسن
می دوند نمی بینند کہ درین زمان اسلام در صف دشمنان استادہ است
و ہر مذہبے در میدان آمدہ است تا کرا فتح باشد۔ پس ہمین وقت
است کہ خدمت اسلام کنیم و اعتراضات فلسفہ را از بیخ بر کنیم
و حقانیت قرآن کریم ہمہ خویش و بیگانہ را وانمائیم و عزت کلام
رب جلیل در دلہا نشانیم و کوشش کنیم کہ درین معرکہ جنگ مقبل
لوائے فتح و نصرت ما را باشد و بجان بکوشیم تا اسیران وساوس
نصرانیت را از چاہ ضلالت بیرون آریم و مستعدان فساد و ارتداد
را از ہلاکت باز داریم۔ ہمین کار است کہ بر ذمہ ما ست یورپ و
جاپان بہر وہ دست و منتظر ہدیہ ما ست و امریکہ برائے دعوت ما
دہان خود کشادہ است پس سخت نامردی است کہ ما غافل
نشینیم۔ غرض ہمین کار ہست کہ بر ذمہ ما ست و ہمین آرزو است
کہ از خدائے خود می طلبیم و دعا ہمی کنیم کہ خدا انصار ما پیدا کند و منتظرم
کہ کسے انصارے نجیبہ برخیزد کہ انکہ فی بشارتے می آید۔
اے شاہ کابل ترا امروز حق یا بشنوی و از بہر نصرت ما باموال
خود برخیزی و دعا کنیم کہ ہر چہ طلبی خدا ترا بدہد و از بلیات محفوظ
دارد و عمر و زندگی تو برکت بخشد۔ و اگر کسے باور ندارد در دعوے
ما تا طے باشد البتہ او را در صدق اسلام تاملے نخواہد بود۔
پس چونکہ این کار کار اسلام است ما این خدمت را مہم
ازین جہت دانیم و وجود ما در میان آن پدید آشت زخلوص نیست

برائے امداد اسلام مے باید داشت و تائید برائے محبت حضرت سید المرسلین مے باید کرد

ایها الملك بارك الله فيك وعليك ولك اعلم ان الوقت وقت النصرة فهى لك ذخائر العاقبة انى اراك من الصالحين - فان سبقت غيرك فقد سبقت غيرك والسابقون السابقون عند الله وانه لا يضيع اجر المحسنين وتعلم انى مامور من الله وهو يعلم سرى وجهرى وهو بعثنى على راس المائة لاحياء الدين - انه راى الارض فسدت وطرق الضلالات كثرت والديانة قلت والخيانات كثرت فاختار عبدا من عباده لتجديد الدين وجعله خادم عظمته وخادم كبريائه وخادم كلامه المبين وله الخلق والامر يفعل ما يريد يلقى على من يشاء من عباده فلا تعجبوا من امر الله ولا تصعروا ولا تظنوا ظن السوء - واقبلوا الحق وكونوا من السابقين وهذا فضل الله علينا وعلى اخواننا المسلمين يا حسرة على الذين لا يعرفون الاوقات ولا ينظرون ايام الله وينامون غافلين - وما كان شغلهم الا ان يكفروا مسلما او يكذبوا صادقا وما يفكرون قائمين لله ولا يوثرون سبل المتقين - هم الذين كفرونا ولعنونا ونسبوا الينا ادعاء النبوة وانكار المعجزة والملائكة وما بلغوا مشعا ما قلنا وما كانوا مستدبرين - وفتحوا افواههم مستعجلين - وانا براؤن مما افتروا علينا وانا بفضل الله من المومنين - نومن بالله وكتابه القران والرسول النبى الامى حبيب الرحمن وخاتم النبيين ونومن بكل ما جاء نبينا المصطفى وسيدنا محمد ن المجتبى ونومن بالانبياء اجمعين ونشهد بصميم قلبنا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وخير المرسلين - هذه عقائدنا نلقى الله تعالى عليها وانه من الصادقين ان الله ذو الفضل على العالمين انه بعث عبدا مجددا عند وقته افتعجبون من امر الله وهو ارحم الراحمين - و ان النصارى فتنوا بحيات المسيح وسقطوا فى الكفر الصريح فاراد الله ان يهدم بنيانهم ويبطل برهانهم ويظهر انهم كانوا كاذبين - فمن كان يومن بالقران ويرغب فى فضل الله الرحمن - فليأتنى مصدقا وليدخل فى المبائعين - و من الحق نفسه بنفسى ووضع يده تحت يدى اولئك الذين يرحمهم الله فى الدنيا والاخرة ويجعلهم فى الدارين من الفائزين وتذكر بعد قولى وافوض امرى الى الله وما اشكو بثى وحزنى الا اليه هو ربى توكلت عليه يرفعنى ولا يضيعنى ويعزنى ولا يخزينى وسيعلم الذين ظلموا انهم كانوا من الخاطئين - واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين -

الملتمس عبد الله الاحد غلام احمد ۱۰ شوال ۱۳۲۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشتہار واجب الاظہار

جملہ ناظرین باتمکین کی خدمت میں اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم نے اسکٹر صاحب بالقابہ حلقہ امرتسر کی منظوری خاص کے بعد ان تمام طلبا کے لئے

جو پنجم پرائمری تک ہمارے سکول میں تعلیم پاویں فیس مدرسہ معاف کر دی ہے - خواہ وہ امیر ہوں - یا غریب - کاشتکار ہوں - یا غیر کاشتکار - ہندو ہوں - یا مسلمان - پس وہ تمام صاحبان جو دینی اور دنیوی مروجہ تعلیم اپنے بچوں کو دلانا چاہتے ہیں - وہ اس موقع اور معافی فیس کو غنیمت سمجھیں اور ہمارے سکول میں بچوں کو مفت تعلیم دلا دیں -

(۲) یاد رہے کہ ہمارا سکول افسران سررشتہ تعلیم پنجاب کے معائنہ اور نگرانی کے نیچے ہے اور ریگنا بزڈ یعنے منظور ہو جانے کی وجہ سے مدرسہ ہذا کو وہ تمام حقوق حاصل ہیں - جو دوسرے سرکاری مدارس کو حاصل ہیں اس مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں وہی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں - جو سرکاری سکولوں میں مروج ہیں اس لئے جن ہوشیار لڑکوں کو وہاں سرکاری وظیفہ ملتا ہے - وہ یہاں بھی مل سکتا ہے اور یہاں بھی تعلیم خدا کے فضل سے اچھی ہوتی ہے - جیسا کہ نتائج امتحان سے ظاہر ہے -

(۳) ہندو طالب علموں کو صرف مروجہ تعلیم دیجاتی ہے مذہبی تعلیم صرف مسلمان بچوں کے لئے مخصوص ہے -

(۴) بیرونجات کے طلبا کے لئے سامان رہایش یعنے مکان - صندوق اور چارپائی وغیرہ کا کافی انتظام کیا گیا ہے - چند بیرونی ہندو طلبا کے آنے پر بھی بورڈنگ ہوس کا انتظام ہو سکتا ہے ناظرین مزید دریافت طلب امور کے متعلق راقم سے خط و کتابت کر سکتے ہیں -

نوٹ - ان طلبا کے لئے جو ورنیکلر مدارس سے اپر پرائمری کا امتحان پاس کر کے آتے ہیں - ایک سپیشل کلاس انگریزی کی تعلیم کے لئے کھولی گئی ہے اس جماعت کے طلبا سے بھی کوئی فیس نہیں لی جاتی -

شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول

قادیان - ۳ فروری ۱۹۰۷ء

نوٹ - مدرسہ کے متعلق ایک بک ڈپو بھی ہے - جہاں مروجہ کتب سررشتہ تعلیم فروخت ہوتی ہیں

دار الامان کا ہفتہ

۱ - اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت الحمد للہ اچھی رہی آپ کے اہل بیت اور جمیع متعلقین بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تندرست ہیں -

۲ - بزرگان ملت کی صحت کی خبر قوم کیلئے مسرت افزا خبر ہے - ۱۵ فروری ۱۹۰۷ء کی رات کو مکرمی حکیم فضل الدین صاحب بھیروی یکایک سخت بیمار ہو گئے - حضرت مسیح موعودؑ اور بزرگان ملت کی دعاؤں نے حکیم صاحب کو شفا دی الحمد للہ علیٰ ذالک -

۳ - موسم ہفتہ بھر ابر آلود رہا اور بارش ہوتی رہی - بارش خاطر خواہ ہو گئی اور ابھی تک آسمان صاف نہیں ہوا ڈھاب خوب لبریز ہو چکی ہے - بارش کی وجہ سے سلسلہ کی تعمیرات فی الحال بند ہیں -

۴ - عبد الکریم حیدرآبادی طالب علم جس کو کتا دیوانہ کاٹ گیا تھا اور جس کا ذکر گذشتہ اشاعت میں ہو چکا ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص دعا کی وجہ سے بالکل شفایاب ہو گیا تھا کسولی والے اس کی زندگی سے جواب دے چکے تھے مگر خدا تعالیٰ نے یہ نشان قبولیت دعا کا دکھایا

بنگر اگر چشم وا داری !!

ہندوستان میں سب سے بڑا آدمی کون ہے؟

معزز ہمعصر ہندوستان نے ۱۸ جنوری ۱۹۰۷ء کی اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان پر ایک سو روپیہ کا انعام مشتہر کیا ہے اور وہ چھ بڑے بڑے آدمیوں کے نام پوچھتا ہے۔ میں اس سوال کا جواب اپنے مذاق پر دینا چاہتا ہوں اس لئے نہیں کہ سو روپیہ کا انعام مقرر ہے بلکہ محض اس لئے کہ کیا عجب محض اسی تقریب سے اہل ہند کو اپنے **حقیقی محسن** اور **غمگسار** کا پتہ لگ سکے۔ بزرگی اور بڑائی مختلف پہلوؤں اور حیثیتوں سے سمجھی جاسکتی ہے اور سمجھی جاتی ہے لیکن حقیقی **عظمت** اور **وقعت** جن انسانوں کی دنیا میں سمجھی جانی چاہئے اور جس کے مستحق درحاصل وہی ہوتے وہ وہ **قوم** ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نوع انسان کی حقیقی بھلائی کے لئے دُنیا میں آتی ہے۔ اور عجیب تر بات یہ ہے کہ یہ **قوم** ابتدا لوگوں کی نظر میں **حقیر** اور **ذلیل** سمجھی جاتی ہے لیکن خدا تعالیٰ کا ناطق فیصلہ یہ ہوتا ہے۔

قل العزۃ للہ ولرسولہ

پس دُنیا میں اپنے عہد اور عصر کا سب سے بڑا آدمی وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے **اصلاح خلق کے لئے مامور** ہو کر آئے۔ اس لحاظ سے بھی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے سوا کوئی ہستی اور وجود ایسا نہیں جو تمام عزتوں اور بڑائیوں اور بزرگیوں کا مرجع اور منبع ہو پھر جس کو اسکے حضور تقرب اور باریابی کی عزت حاصل ہو اور کُل انسانوں میں سے وہی **اصلاح خلق** کے منصب جلیل پر ممتاز اور منتخب ہو اس سے بڑھکر

کون بڑا ہو سکتا ہے؟

میں کہہ چکا ہوں کہ مختلف حیثیتوں سے بڑائی اور بزرگی کا اظہار کیا جاسکتا ہے ایک متمول اپنی دولت و ثروت کے لحاظ سے ایک تاجر اپنی تجارت کے اصولوں کی واقفیت تامہ اور کامیابی کے لحاظ سے ایسا ہی ایک مدبر اپنی فرزانگی اور صائب تدبیری کے پہلو سے ممتاز ہو سکتا ہے مگر ان سب میں وہ بات نہیں ہوتی جو **ایک مامور میں ہوتی ہے**۔

سب سے اول اس کی بزرگی اور لانظیر **عظمت** کا پہلو اسکی بے **عیب** زندگی ہوتی ہے وہ انھیں لوگوں میں جو اس کے تمام حالات زندگی سے واقف اور خبردار ہوتے ہیں یہ دعویٰ کرتا ہے۔

وقد لبثت فیکم عمرا افلا تعقلون

یعنے میں نے تم میں اپنی عمر کا ایک حصہ گذارا ہے کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جو مجھ پر کوئی عیب اور الزام لگا سکے؟ اور سُننے والوں میں سے باوجودیکہ اسکے مخالف اور دشمن ہی ہوتے ہیں مگر پھر بھی کسی کو ہمت اور حوصلہ نہیں ہوا کہ کیا اس پر کوئی الزام لگا سکے اور ان لوگوں کے سوا اور کوئی گروہ اور افراد نہیں جنہوں نے اس قسم کا دعوےٰ دُنیا میں کیا ہو اور پھر وہ دعویٰ پورا اترا ہو۔ کسی بڑے سے بڑے مدبر کا نام لو کہ اس نے ایسا چیلنج کیا ہو۔ کسی عالم یا متمول انسان کا نام لو۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ایک شخص بھی اس **تحدی** کا کرنے والا بجز مامورین کے نہیں نکلے گا۔

دوسرا باعث ان کی بزرگی اور عظمت کا ان کا مقصد اور کام ہوتا ہے تمام دوسرے ریفارمروں کی اصلاح کا دائرہ اور میدان دنیوی اغراض تک محدود ہوتا ہے اور یا کوئی ایک یا دوسری سوشل اصلاح انکے زیر نظر ہوتی ہے مثلاً ایک سودیشی تحریک کا حامی اپنے پرچار اور تحریک کو اسی دائرہ کے اندر رکھیگا اسے اس امر کی پروا نہیں ہوگی کہ ملک کی عام حالت کیسی ہے کوئی شرابی ہو زانی ہو قمار باز ہو اسے اس کی پروا نہیں وہ فقط یہ دیکھ لیگا کہ اسکے کپڑے دیسی ہیں یا ایک مصنوعی یا مسکرات کی خرابیوں سے بچانے کی تحریک کرنے والا اپنے مقاصد کے دائرہ کو اسی حد تک سمجھتا ہے۔ دوسری بُرائیوں اور خرابیوں سے اسی واسطے نہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کا مامور اپنا مقصد اور منشاء یہ قرار دیتا ہے کہ **انسان کو حقیقی انسان** پھر **با اخلاق انسان** اور بالآخر **با خدا انسان** بناوے اور انسانی پیدائش کی **غایت** کا سبق اس کے ذہن نشین کرے۔ اسکی **دعوت عام** اور اس کے کام کا دائرہ وسیع ہوتا ہے وہ ہر قسم کی بُرائیوں اور بدیوں کو دور کرنا چاہتا ہے۔ خواہ وہ اعتقادی ہوں یا عملی اخلاقی ہوں یا مجلسی تمدنی ہوں یا سیاسی۔

تیسرا باعث اس کی بزرگی کا اس کا قول اور فعل ہوتا ہے یعنے جو کچھ وہ کہتا ہے وہ کر کے دکھا دیتا ہے یہ نہیں کہ آج ایک سودیشی تحریک کا حامی شور مچانے کو تو زمین آسمان سر پر اُٹھا لیتا ہے لیکن خود ولائتی عینک اور معمولی قلم دوات تک کو چھوڑ نہیں سکتا۔ ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی تقریریں کرنے میں زمین آسمان کے قلابے ملانے کو آمادہ لیکن ایک ترکی ٹوپی والا آدمی سامنے چلا جاوے تو ایسی حقارت کرتا ہے کہ اس کی طرف نظر اُٹھانا بھی شاید گناہ سمجھتا ہو۔ غرضیکہ اپنی تعلیم پر عمل کرنا وہ لوگ ضروری نہیں سمجھا کرتے۔ مگر مامور کی حالت ان سے بالکل متغائر ہوتی ہے وہ جو کچھ کہتا ہے کر کے دکھاتا ہے گویا اس کی تعلیم کا پہلو **عملی** ہوتا ہے۔

چوتھا باعث ان کی بزرگی اور عظمت کا وہ غیر معمولی **نصرت** اور تائید ہوتی ہے جو اُن کی اللہ تعالیٰ کرتا ہے ایک دُنیا ان کی مخالفت کے لئے اُٹھتی ہے مگر وہ ان مخالفتوں کی ذرا بھی پروا نہ کرتا ہوا اپنی تبلیغ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ مخالف تھک کر ذلیل ہو کر تارہو جاتے ہیں اور خدا کا مامور اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاتا ہے اور وہ جماعت جو ابتداً لوگوں کی نظر میں ذلیل اور حقیر ہوتی ہے ایک معزز اور منقدر جماعت ہو کر رہتی ہے۔

اس قسم کے بہت سے وجوہ ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ **حقیقی عظمت** اور بڑائی انسانی جماعت میں **خدا کے ماموروں کو ہوتی ہے**۔

پس ہندوستان میں اگر کوئی آدمی **بڑا** کہلا سکتا ہے جو **اصلاح عالم** کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے **مامور** ہو مگر اس کی تلاش کے لئے ہندوؤں اور آریوں میں جانا محض بے سود ہے اس لئے کہ وہ تسلیم کر چکے ہیں کہ ان میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق رکھتا ہو کہ اسے مکالمہ الٰہی کا شرف حاصل ہو۔ ان کے اعتقاد اور مہلت کے موافق خدا تعالیٰ کسی ابتدائی زمانہ میں بول کر **خاموش** ہو چکا ہو۔

عیسائیوں نے فیصلہ ہی کر دیا کہ خود خداوند (معاذ اللہ) نجات عالم کی خاطر قربان ہو لیا اب کسی وحی اور الہام کی حاجت ہی نہیں بلکہ کفارہ کے اعتقاد کو مدنظر رکھکر اعمال صالحہ کی بھی حاجت نہیں۔ اس لئے یہ مذہب تو انسان کو سرے سے وحشی ہی بنانا چاہتا ہے ان کے ہاں بھی کوئی ایسا آدمی موجود نہیں اور نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن **اسلام** ایک ایسا مذہب ہے جو **زندہ مذہب** ہے وہ بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام پر کبھی مہر نہیں لگی جیسے وہ سمیع و بصیر ہے ویسے ہی **کلیم** بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور **اسلام کی پاک تاثیرات** کا نتیجہ یہی ہے کہ وہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے مکالمہ کا **شرف بخشتا** ہے اور

بشتہ ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ ہوتے رہینگے جو اسلام کی سچائی عملی رنگ میں
دکھاویں چنانچہ اس صدی کے سر پر بھی ایک آواز آئی ہے۔

کہ میں مامور ہوں

پس یہی مامور بڑا آدمی ہو سکتا ہے اور یقیناً ہے اس کا دعوےٰ ہے کہ
وہ کل اقوام کے لئے راہ نجات ہے اور وہ موعود اور مامور مرزا
غلام احمد قادیانی (ایدہ اللہ) ہیں۔
رہا یہ امر کہ وہ واقعی خدا کی طرف سے ہے یا نہیں اس کو اِن معیاروں سے پرکھو
جو خدا کے ماموروں کے لئے ہوا کرتے ہیں۔

۱۔ اس کی اپنی لائف (سیرۃ) پر غور کرو۔
۲۔ اس کی تعلیم کو دیکھو۔
۳۔ اِن تائیدات پر نگاہ کرو جو اللہ تعالےٰ نے اُن کی کی ہیں۔
۴۔ اِن نشانات کو سوچو جو اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔
۵۔ ضروریات زمانہ کو مدنظر رکھو۔
۶۔ پہلے راستبازوں سے مقابلہ کرو۔
۷۔ جو لوگ خدائی فیصلہ کی بنا پر اسکے مقابلہ میں آئے اُن کے انجام کی تحقیق کرو۔
۸۔ اس کی جماعت کو دیکھو۔ (۹) اسکے کام کو دیکھو کیا کر رہا ہے (۱۰) پچھلے نشانات کافی نہ ہوں تو آیندہ اور دکھانے کو آمادہ ہے۔

غرض ایک نہیں بہت سے دلائل ہیں جو اسکے صدق دعویٰ پر ہر رنگ میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ پس جب معیار صدق پر وہ مامور ثابت ہو چکا ہے تو اس امر کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ اِس وقت کی موجود دُنیا کا سب سے بزرگ انسان جناب مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی مسعود کرشن رودر گوپال ہیں جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں دیکھے اور جس کے سُننے کے کان ہوں وہ سُنے۔ — ایڈیٹر

استفسار اور اُن کے جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ کے سوالات کے جوابات حسب ذیل ہیں وباللہ التوفیق وھو نعم المولیٰ ونعم الرفیق۔

سوال اول۔ فلما ذاقا الشجرۃ بدت لھما سوء اتھما و طفقا یخصفان علیھما من ورق الجنۃ۔ کیا حضرت آدم و حوا دونوں برہنہ ہو گئے تھے۔

جواب۔ آدمی کا قاعدہ ہے کہ جب اس کی کمزوری کا اُس کو علم ہوتا ہے تو اُس کے اخفا کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح حضرت آدم کو بھی اپنی کمزوری کا علم ہوا اُس کے اخفا کی کوشش کی اور یہ کوئی مذموم بات نہیں بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی دعا کرتے تھے اللھم استر عوراتی و آمن روعاتی بلکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ استار کرے تو یہ خود اس کا اظہار نہ کرے۔

دوسرا سوال۔ قال فاذھب فان لک فی الحیوۃ ان

تیسرا سوال ۔۔۔ یہ کیونکر تسلیم کیا جاوے کہ سامری کے ہاتھ لگانے سے تپ چڑھ جاتے تھے۔

جواب۔ تپ چڑھنا تو قرآن مجید میں کہیں نہیں لکھا۔ سامری نے بڑا شرک کیا اور اللہ تعالیٰ سے علیحدہ ہو گیا اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے علیحدہ کیا تو بموجب قانون الٰہی جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا اس کو بھی وہی سزا دی گئی کہ یعنے لوگوں کے ملنے سے علیحدہ کیا گیا اور اس کو حکم ہو گیا کہ جیسے چوہڑے دور سے پوش پوش یا پاس پاس کہتے چلے جاتے ہیں تاکہ کوئی اِن کو چھوئے نہیں تو چوہڑوں کی طرح الگ رہو اور دور سے پکار پکار کر پاس ہو جاؤ۔

تیسرا سوال۔ فنظر نظرۃ فی النجوم فقال انی سقیم ستاروں کو دیکھکر یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں اس کا کیا مطلب ہے کیوں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قوم کے سامنے ایسا عذر کیا یہ سخت اعتراض ہے۔

جواب۔ آجکل تو یہ عام رواج ہے مگر چونکہ آپ دیہات میں رہتے ہیں آپکو اس کا علم نہیں کہ کوئی شخص کسی کے پاس جاوے تو میزبان کا جب ارادہ اس کے رخصت کرنے کا ہوتا ہے تو وہ اس کو زبان سے کچھ نہیں کہتا بلکہ جیب سے گھڑی نکال کر دیکھتا ہے اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ آپ نے میرا بہت وقت خرچ یا ضایع کیا تو اب وہ مہمان چلا جاتا ہے۔ اسی طرح تصویری زبان کی اور بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ سوائے گفتگو کے بات کی جاتی ہے جیسے سٹیشنوں پر سرخ جھنڈے منع کے لئے اور سفید یا سبز اجازت آنے ریل کے لئے ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم ع کی طبیعت بیمار تھی مگر باوجود بیماری کے قوم سے گفتگو کرتے رہتے جب دیر ہو گئی اور بیماری کی تکلیف زیادہ محسوس ہونے لگی تو ستاروں کی طرف دیکھکر اشارہ کیا کہ اب بہت وقت ہو گیا اور میں بیمار بھی ہوں اب چلے جاؤ اور نجوم کے معنے گھڑی بھی ہیں تو اس طرح یہ معنے ہوئے کہ گھڑی دیکھکر یہ بات فرمائی والعلم عند اللہ (فضل دین حکیم از قادیان)

دوسرا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ کے سوالات کا جواب ذیل میں عرض ہے۔

سوال اول۔ کیا وجہ کہ وضو کے فاسد ہونے سے ہاتھ پاؤں کا دھونا پڑتا ہے وضو کے ٹوٹ جانے سے یا ریح یا بول سے اِن اعضا کے دھونے کی کیا وجہ۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ کے احکام بڑی بڑی حکمتوں پر مبنی ہوتے ہیں پاخانہ بول یا ریح سے جو بو اُٹھتی ہے اُس سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ اس گندی چیز کی اندرونی لو اور گندے بخارات نے اندرونی اعضا قلب و دماغ روح کو کیسے صدمے پہنچائے ہونگے۔ جن سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگنے کے لئے فرمایا اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث یعنے جب آدمی جنگل کو جاوے یعنے پاخانہ بول براز کے لئے خلا میں جاوے تو یہ دعا کرے یا اللہ میں تمام اندرونی بیرونی پلیدیوں اور نجاستوں سے پناہ مانگتا ہوں جن کا اثر قبل از خروج باطن اور بعد خروج ظاہری اعضا ۔۔۔ دماغ قلب روح پر پڑتا ہے اُن کے آثار سے بچنے

بڑا ہے اس سے پناہ بھی مانگے اور ان کو خبث اور خبائث بھی فرمایا اسی پر بس نہیں بلکہ فرمایا کہ عند الخروج غفرانک یعنی اے اللہ جو کچھ اُن کے آثار بد ہیں اُن سے میں تیری ہی حفاظت مانگتا ہوں اسی واسطے بول براز یا ہوا کو روک کر نماز پڑھنا شارع علیہ السلام نے منع فرمایا تاکہ یہ گند اندر ہی نہ رہے اور جہانتک جلد ممکن ہو اس کو نکالدیا جاوے۔ جب ریح یا بول براز نکلے تو معلوم ہوا کہ انھوں نے روح کو بہت صدمہ پہنچایا اب روح کی تقویت کے لئے ہاتھ پاؤں پر پانی ڈالنے کا حکم دیا کہ روح کو طاقت ہو کیونکہ ہاتھ پاؤں منہ پر پانی ڈالنے سے تقویت روح ہوتی ہے۔

چنانچہ جب کسی کو غشی یا بیہوشی ہوتی ہے تو اس کو ہوش میں لانے کے لئے یا نویں کہو کہ اس کی تقویت قلب و روح کی لئے۔ اس کے مونہ ہاتھ پاؤں پر چھینٹے مارے جاتے ہیں تو اس کو افاقہ ہو جاتا ہے۔

یہ ایک بیّن ثبوت ہے و نیز قرآن مجید میں ہے وجعلنا من الماء کل شیء حی یعنے پانی ہر چیز کی زندگی ہے جیسے ظاہری غشی جو ایک قسم کی موت ہے پانی سے رفع ہوتی ہے ویسی ہی روحانی ضعف جو وہ بھی ایک قسم کی موت ہے پانی سے دور کرنے کا حکم دیا۔

دوسرا سوال۔ تمام جانور یا کول ذبح کے سوا الحرام اور ناجائز ہیں مگر ٹکڑی و مچھلی کے واسطے ذبح کیوں نہیں۔

جواب۔ دم مسفوح میں بہت سے اقسام زہر کے ہوتے ہیں جو زندگی میں پیشاب پسینہ میلوں کے ذریعہ برابر نکلتے رہتے ہیں مگر موت سے وہ زہر بھی اس خون کے ساتھ مردہ میں ہی رہ جاتے ہیں اس لئے وہ گوشت قابل استعمال نہیں ہوتا کیونکہ اس سے نازک اور لطیف قویٰ تباہ ہو جاتے ہیں اور بسبب مل جانے زہروں کے وہ گوشت خبیث ہو جاتا ہے اور طیب اور پاکیزہ نہیں رہتا اور اللہ تعالےٰ کا حکم ہے یحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث مثلاً آپ خون یا مردار خوار اقوام کو دیکھو کہ اُن کے نازک اور لطیف قویٰ تباہ ہو جاتے ہیں اس لئے وہ لطیف باتوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ مچھلی ٹکڑی میں دم مسفوح چونکہ نہیں اس لئے ان کا ذبح کرنا ایک احمقانہ حرکت ہے جو حکیمانہ شریعت میں نہیں ہونی چاہئے۔

تیسرا سوال۔ منی کے خروج سے غسل کیوں ہوتا ہے اور پاخانہ بول سے صرف استنجا کافی ہے حالانکہ بول براز نجاست میں منی سے زاید ہے پھر منی سے غسل کیوں کیا جاتا ہے۔

جواب۔ خروج منی سے تمام بدن کو ضعف پہنچتا ہے۔ منی کا خروج گو قلیل ہوتا ہے پھر بھی بعض وقت بعض انسان کو ضعف محسوس ہوتا ہے اگرچہ ایک جوان قوی اس کو محسوس نہ کرے مگر ہوتا ضرور ہے اس کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب متواتر خروج منی ہو جریان سے یا جلق یا کثرت جماع سے تو پھر خواہ کیسا ہی قوی جوان ہو چند روز میں ہی دل دماغ آنکھ پھیپھڑہ غرض تمام اعضا میں بیماریاں اور ضعف پہنچکر اس کو تباہ کر دیتا ہے یہ تو حال ہے تھوڑی تھوڑی منی نکلنے کا اگر وہ پاخانہ یا بول کے برابر نکلتے تو خدا جانے ایک ہی بار نکلنے سے کیا اندھیر ڈھا دیتے پس خروج منی سے چونکہ تمام بدن کو ضعف پہنچتا ہے اس لئے اس سے تمام بدن کا دھونا ہے مناسب بلکہ ضروری ہوا تاکہ تمام بدن کو طاقت آجاوے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر انسان دوبارہ جماع کرنا چاہے تو غسل کر کر جماع کرے اس سے اس کو نشاط اور قوت عمدہ ہو جاوے گی۔

چوتھا سوال۔ قرآن مجید میں بعض آیات و بعض قصص تکرار کیوں آیا ہے حالانکہ یہ تکرار لفظی فصاحت نہیں۔

جواب۔ قرآن کریم میں ہرگز کوئی قصہ نہیں۔ جب قصہ ہی نہیں تو تکرار قصہ کیا۔ قصہ کی جمع۔ قِصص ہے اور احسن القَصص کے معنے ہیں عمدہ بیان۔ اگر کوئی قصہ قرآن مجید میں ہوتا تو کسی واقع کے ابتدا کسی کی انتہا کسی کی تاریخ بیان ہوتی یا وہ قصہ مسلسل من ابتدائے اخیر تک بیان ہوتا مگر ایسا کہیں بھی نہیں دوسرا تکرار مخل فصاحت نہیں ہوتا آپ دیکھیں مخمس مسدس تضمین ترجیع بند وغیرہ میں ہی بند یا مصرع بار بار آتا ہے بلکہ گیت میں تو تکرار کو اس قدر موثر مانا ہے کہ ہر ایک شعر کے بعد مصرع اول کو دھراتے ہیں دوسرا قرآن مجید کا نام ہی ذکر۔ تذکرہ۔ ذکریٰ ہے جسکے معنے ہیں یاد۔ یاد دہانی۔ جس کلام پاک کا نام ہے یاد دہانی ہو کیا وہ ایک دفعہ کہکر چپ ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اس کا فرض ہے کہ برابر یاد دلاتا رہے۔ کیا مہربان باپ اپنے پیارے بیٹے کو...... ایک ہی دفعہ نصیحت کر کر چپ ہو جاتا ہے یا جبتک بچہ سدھر نہ جاوے وہ بس ہی نہیں کرتا اور اسکو صبر ہی نہیں آتا۔

اگر تکرار خلاف فصاحت ہے تو اللہ تعالیٰ کا بار بار انبیا و رسل ...... کتب سماوی کا بار بار نازل فرمانا یہ بھی تکرار ہی ہوگا خصوصاً قرآن مجید کے نزول اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تو سلسلہ مجددین آپکے نزدیک اور بھی خلاف فصاحت اور غیر ضروری ہوگا۔ بہرحال یہ اُس ارحم الرحمین کا رحم ہے اللھم واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ (فضلدین حکیم از قادیان)

اطلاع

(۱) جن خریداران کے نام الحکم کا بقایا سابقہ یا سال رواں کا چندہ واجب الوصول ہے۔ ہے اُن کے نام مطبع کی طرف سے وی پی جاری ہو رہے ہیں۔ جو صاحب اس بات کی اطلاع نہ دیں گے کہ وہ کب واجب الادا چندہ ارسال کرینگے۔ وہ ہر وقت مطبع کا وی پی وصول کرنے کے لئے طیار رہیں۔ اس اطلاع کے سوا اور کوئی الگ اطلاع بقایا داران کے نام نہ دیجاویگی۔ (۲) خریداران کو چاہیئے کہ وہ خط و کتابت میں نمبر خریداری ضرور درج کیا کریں نمبر تلاش میں بہت سا وقت کلارک کا ضائع ہوتا ہے۔ امید ہے کہ خریدار آیندہ اس کی احتیاط رکھینگے۔ منیجر الحکم

اپنے مطلب کے اقتباس

اسلام نے پہلے ہی دن پکار کر کہدیا تھا کہ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا دُنیا میں بہت سی قومیں ہیں جن کی ترقی کی تہ میں قومیّت اور علم کی طاقت پوشیدہ ہے۔ لیکن مسلمانوں کی کوئی قومیت نہیں ہے۔ موسیٰؑ نے خاص بنی اسرائیل کی ایک مذہبی سوسائٹی قایم کی اور مسیحؑ نے اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنا چاہا۔ لیکن اسلام نے تمام اقوام عالم کو ایک مشترک اور عالمگیر مذہب کی دعوت دی اور عرب و عجم اور مشرق و مغرب کو ایک مذہبی سطح پر جمع کر دیا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مذہب نے قومیّت کی جگہ لے لیا اور یہی ہوا بھی ایک وحشی منبع جہالت اور خلق الموہومات قوم نے جو صدیوں سے مذہبی مصلحین کی بے التفاتی سے اپنی وحشت بر اطوار کے ساتھ قائم تھی ریکایک ریگستان عرب سے سر نکالا اور ایک چوتھائی صدی کے اندر ہی اندر روم اور عجم کے مستحکم تمدن کو لرزا دیا۔ صدیوں کی سوئی ہوئی قوم کا یکایک جاگنا اور اس طرح جاگنا کہ صدیوں کی جاگی ہوئی قوموں کو پامال کر کے علم و تمدن کو اپنا حلقہ بگوش بنالینا تاریخ عالم کا ایک عجیب ترین واقعہ ہے۔ لیکن یہ انقلاب کیوں ہوا؟ کیا فلسفہ و حکمت کی اُن کو تعلیم دی گئی تھی؟ کیا یونان اور مصر کی تعلیم گاہوں کا یہ اثر تھا؟ کیا ارسطو اور افلاطون الہی کے پُر از حکمت درس کا یہ کرشمہ تھا؟ تاریخ بتلاتی ہے کہ ان اسباب میں سے ایک سبب بھی موجود نہ تھا صرف مذہب اور صرف مذہب اسلام کی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ زمن کے اندر ہی اندر ایک وحشی ترین قوم کو قیصر و کسریٰ سے بہتر حکومت بخشدی یونان اور مصر سے بڑھکر فلسفہ و حکمت سکھادیا اور بابل اور ایران سے اعلیٰ تمدن کا بانی بنا دیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اخلاق کی اس بالا تر اعلیٰ عالم سطح پر پہنچا دیا کہ دُنیا ایک ہزار برس آگے بڑھگئی ہے نیچر کے عجائبات ہر طرف جلوہ نما ہیں اور تحقیقات و انکشافات کا دریا موجزن ہے۔ لیکن آج بھی اُس کی بلندی اسی طرح نمایاں ہے جس طرح آٹھویں صدی عیسوی میں حیرت افزائے عالم تھی۔

تم نے کیا نتیجہ نکالا؟؟ افسوس کہ تم اپنے ماضی سے سبق عبرت نہیں حاصل کرتے۔ تاریخ کا یہ حیرت انگیز واقعہ تم کو بتلاتا ہے کہ جس ذلت اور نکبت نے تمہارا محاصرہ کر لیا ہے اُس کی تولید کہاں سے ہوئی؟ ہاں اس واقعہ سے تم یہ سیکھ سکتے ہو کہ موجودہ حالت میں تم کو کیا کرنا چاہیے؟ دنیا میں اور قوموں نے قومیت اور علم کے بل پر ترقی کی ہوگی مگر مسلمانوں نے صرف اسلام کے فیض تعلیم سے عروج حاصل کیا۔ اسی کی تعلیم نے علم کا راستہ بتلایا اور اسی کی آواز نے تمدن اور حکمرانی کے گُر سکھلائے۔ مسلمانوں نے جب ریگستان عرب سے قدم باہر نکالا تو اُن کی تمام پونجی صرف ایک معتدل الضخامت الہامی کتاب تھی یہی وہ مجموعۂ قوانین ہدایت اور مخزن تعلیم تھا جس کو اپنا دستور العمل بنا کر مسلمانوں نے ترقی کے زینہ پر قدم رکھا۔ مردانہ وار اس زینے کو طے کر گئے اور مینار کمال سے جب اُترے تو تمدن اخلاق اور علم و حکمت کی دولت سے مالا مال تھے۔ لیکن اب وہی مسلمان ہیں جن کی نکبت و ذلت کی آوازوں سے مشرق و مغرب گونج رہا ہے وہ دُنیا کے کسی کونے میں خوشحال نظر نہیں آتے اور کسی حصے سے اُن کی خوشگوار آواز نہیں سنائی دیتی حکومت کی دولت تو ایک مدت سے برباد ہو رہی ہے لیکن علم و اخلاق جو ہمیشہ اسلام کی نمایاں علامت رہا ہے اب وہ بھی اُن کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے۔ سوال یہ ہے کہ گذشتہ اور موجودہ حالت میں یہ اختلاف کیوں ہے؟؟ تاریخ عالم کا یہی عجیب واقعہ بتلاتا ہے کہ تمہاری ترقی کا اصلی سبب اسلام کی تعلیم کی تعمیل تھی جس دن یہ عمل مفقود ہوا اسی دن سے اُن نتائج نے بھی مُنہ موڑ لیا جو اس علت سے وابستہ تھے۔ مسلمانوں کو اسلام کی تعلیم کے اثر نے بلند کیا اور اسی اثر کے فقدان نے بلندی سے پستی میں گرایا تم گذشتہ حالت کو موجودہ حالت سے ملاؤ۔ جس چیز میں شدید فرق نمایاں ہوگا وہ صرف اسلام کی تعلیم پر عمل..... کا فقدان ہے۔ مسلمانوں نے قرآن کی دعوت سے مُنہ موڑا تو عزت اور دولت کی پیشانی پر بھی بل آگئے۔ قرآن نے اُن کو نہایت سختی سے سکھایا تھا کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو اور متفرق مت ہو۔ لیکن انھوں نے اس کی پروا نہ کی اور نااتفاقی کو اپنا شعار بنالیا۔ قرآن نے بتلایا کہ انما المومنون اخوۃ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں لیکن انھوں نے باہمی دشمنی اور کینہ سے رشتہ اخوت کو کاٹ ڈالا قرآن نے تعلیم دی کہ وان طائفتن من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو اُن میں صلح کرا دو لیکن اُنھوں نے صلح کی جگہ باہمی جنگ و جدل کی آگ کو ہمیشہ بھڑکایا قرآن نے وشاورھم فی الامر کا اشارہ کر کے جمہوری اور قومی حکومت کے قیام پر زور دیا مگر انھوں نے شخصی اور جبری حکومت کی بنیاد ڈالی۔ قرآن نے حکم کیا کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر تم میں ایک ایسی جماعت بھی موجود رہنی چاہیے جو لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بلائے۔ اچھے کاموں کی ترغیب دے اور بُرائیوں سے روکے۔ لیکن انھوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تعلیم کو بالکل بھلادیا اور رشد و ہدایت کا سلسلہ بند کر دیا۔ قرآن نے نصیحت کی کہ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان آپس میں نیک کام اور پرہیزگاری کے لئے مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کی اعانت سے باز رہو۔ لیکن اُنھوں نے اعانۃ علی الاثم والعدوان کو اپنا دستور العمل بنالیا اور مدد ایک طرف نیک کاموں کے نئے سنگ راہ بننے لگے۔ قرآن نے ناصحانہ لہجہ میں سمجھایا کہ یا ایھا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی ایمان والو! خدا کے واسطے انصافانہ گواہی دینے کے لئے طیار ہو جایا کرو! اور ایک قوم کی دشمنی کے لئے عدل و انصاف کی روش نہ چھوڑو! عدل کرو کیونکہ یہی چیز راہ اتقا سے اقرب ہے۔ لیکن اُنھوں نے اس آواز کو بھلا دیا اور ظلم و عدوان سے بیعت کر لی۔ اخلاق اور محاسن اخلاق کے لئے تعلیم کی جگہ ضرورت تھی کہ خلق عظیم کا ایک اعلیٰ ترین نمونہ دکھلا دیا جائے۔ اس لئے فرمایا کہ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لیکن انھوں نے اس اسوۂ حسنہ کی تقلید بالکل چھوڑ دی اور وہ تمام اخلاقی محاسن ضائع کر دیئے جن کے لئے اسلام ہمیشہ دُنیا میں سربلند رہا۔ قرآن نے پہلے ہی دن کہدیا تھا کہ ان ھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا یہ ایک نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے اپنے رب کی راہ اختیار کرے وہ جب تک اس بتلائی ہوئی راہ پر چلتے رہے سربلند رہے اور جب اُنھوں نے کج راہی اختیار کی اور تعلیم قرآن کی مخالفت کو دلیل راہ بنالیا تو ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا کی الہی پیشگوئی بھی پوری ہوگئی اور اس جُرم کی پاداش میں خسران مبین کی سزا ملنی شروع ہوگئی یاد رہے کہ ابھی ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی کی پیشگوئی باقی ہے

مسلمانو! خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو اور اسوۂ حسنہ کو دلیل راہ بناؤ کیونکہ قرآن نے تم کو بلند کیا تھا اور اب قرآن ہی تمکو اس پستی سے نکال سکتا ہے۔ تعلیم اسلام کو اپنا دستور العمل بناؤ اور [illegible] دلہ وہ تمہارے

تمام غلطیوں اور نقصوں کو کہ پکڑ دور کرتی ہے وہ تم کو تعلیم کی طرف متوجہ کریگی کیونکہ وہ پہلے ہی ہر ایک مسلمان کے لئے طلب علم فرض کر چکی ہے وہ تم کو علوم جدیدہ کی تحصیل کی ترغیب دیگی کیونکہ اطلبوا العلم کی آواز دنیا میں اسلام ہی ایک مذہب ہے جس نے بلند کی وہ تم کو اخلاق کی روشنی سے منور کر دیگی کیونکہ داعی اسلام بعثت لاتمم مکارم الاخلاق کہہ چکا ہے ـ وہ برخلاف تمام مذاہب کے تم کو دنیا میں بھی برسر عروج رکھے گی اور عاقبت میں بھی راحت اور مسرت کا باعث ہوگی کیونکہ وہ تم کو یہ دعا سکھلا چکا ہے کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ غرضکہ وہ تم کو حضیض مذلت سے نکالکر پھر اوج کمال پر پہنچا دیگی اور کنتم خیر امۃ کے خطاب کے پھر تم مستحق ہو جاؤ گے موجودہ نکبت سے نکلنے کی یہ ایک تنہا صورت ہے ـ اور مبارک ہیں وہ جو اسپر عمل کرنے کے لئے طیار ہیں ـ

مسلمانو! یاد رکھو کہ فلاح دنیوی اور نجات اخروی عمل بالقرآن سے وابستہ ہے فلاح وصلاح کا طالب ہونا اور تعلیم اسلام سے منہ موڑنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے درازی عمر کی آرزو کرنی اور طب کے تجارب سے غافل ہو جانا ـ

ترجو النجاۃ ولم تسلک مسالکھا
ان السفینۃ لم تجری علی الیبس

اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ـ آمین ❊ (دار السلطنت)

ڈائری

۱۰- فروری - نماز ظہر

قبل ظہر - چند نئے واردین بیعت کے لئے حاضر ہوئے سید عطا حسین صاحب اور ڈاکٹر محمد علی خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ساکنان ضلع گجرات نے حضرت سے بیعت کی درخواست کی حضرت نے اُن کو بیعت کر کے دعا فرمائی - بعد ادائے فریضہ ظہر حضرت نے آج کی مندرجہ ذیل تازہ وحی سُنائی ـ

دَعْنِیْ اَقْتُلْ مَنْ اٰذَاکَ اِنَّ الْعَذَابَ مُرَبَّعٌ وَمُدَوَّرٌ ❊ ترجمہ

چھوڑ دے مجھے کہ میں قتل کروں اُن لوگوں کو جنھوں نے تجھے ایذا دی کیونکہ اُن کے لئے میرا عذاب چاروں طرف سے پکڑنے والا اور گھیرنے والا ہو کر آ رہا ہے ـ

نماز ظہر سے پہلے مندرجہ ذیل قصیدہ مدحیہ احمد الدین زمیندار ساکن شادیوال ضلع گجرات محرر ڈسٹرکٹ بورڈ کوہاٹ نے حضرت کی حضور میں کھڑے ہو کر سُنایا حاضرین نے اس کو پسند کیا ـ

قصیدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے مسیحائے زماں مہدی والا گوہر ـ رہ ستازوں کے امام اہل صفا کے رہبر
مظہر ذات خدا و ندر برو زا احمد ـ مہبط وحی آلہی و کلام برتر
شاہ اقلیم سخن ماہ سپہر اسلام ـ پاک مذہب کے معین حامی دین سرور

ان دنوں راہ ہدایت کے دکھانیوالے ـ جبکہ بے دینی ہی پھیلی ہوئی حد سے باہر
روح اور جسم کے دکھوں سے چھڑانیوالے ـ نسخہ کیمیا ملکوت سمار سے لاکر
احمد خستہ در کون آیا ہی خدمت میں تری ـ درد و آلام زمانہ سے بہت ہے مضطر
ملجا و ماوا نہیں اسکا تیری در کی بغیر ـ آستانے کو تیری چھوڑ کر جائے یہ کدہر
دکھوں درد کی سے اسے کردی تو چنگا للہ ـ کردعا اسکی لئے پیش خدائے اکبر
چیر کر سدرہ کو جاتی ہیں دعائیں تیری ـ باتیں تجھ کے دلوں میں ہیں تیری کرتی اثر
پھول جھڑتے ہیں فصاحت کے لبوں سے تیری ـ اور بلاغت میں نہیں کوئی بھی تیرا ہمسر
درد جانکاہ سے دنیا کے بچاتا تو ہے ـ روح کے دکھوں سے کردیتا ہی پاک و اطہر
تیرے الطاف کے سایہ میں جو آیا اسکو ـ رنج و الام و مصائب سے ہی کیا خوف و خطر
تیری برکت سے بہت کوڑہی ہیں اچھے ـ دیکھ لے آ کر یہاں جسکو نہ آئے باور
فیض کا بیج جو دنیا میں ہی بویا تو نے ـ سامنے تیرے وہ لایا ہے بہت عمدہ ثمر
ہے زبردست یہ اک تیری صداقت کا نشاں ـ واقعی جاتا ہے پہچانا پھلوں سے ہے شجر
دین اسلام پہ احساں ہیں ترے بے حد ـ گو مسلمانوں نے برسائے ہیں تجھ پر پتھر
قوم کے درد سے رہتا ہی تو غمگین و حزیں ـ رات کو شکل سے نہ ہوتا ہی تیرا بستر
ہوا پامال تو جہ سے ہی تیری دجال ـ جو کہ اخبار پیمبر میں تھا لکھا اعور
کانپ اُٹھتے ہیں تیری نام سے دین کے دشمن ـ دیتی لرزا ہیں اُنھیں تیرے قلم کے جوہر
سیف کا لیتا ہی تو کام قلم سے اپنی ـ تجھ کو درکار نہ نیزہ ہی نہ تیغ اور نہ تبر
تو نے دنیا سے دیا مردہ پرستی کو مٹا ـ اور دکھلا دیا اسلام کا مہر انور
پاک اور صاف کیا دین نبی کو تو نے ـ اُس طریقہ پہ چلا جیسا ابوبکر و عمر
عزم و ہمت ہی تیری دیتی رسالت کا پتہ ـ یہ سمجھتا ہی وہ جو غور سے کرتا ہے نظر
فیض قدسی ہی تیری آتی ہیں کھنچی و حیں ـ جمگھٹا رہتا ہی ابرار کا تیرے در پر
تیری طلعت سے نمایاں ہیں نشانات ہدے ـ روح ہو جاتی ہی خوش دیکھ کے تیرا منظر
ہوتی جاتی ہی تری دنیا پہ عزت قایم ـ اور مخالف ہیں تیری دربدر اور خاک بسر
ٹلتے جاتے ہیں تیری سامنے دشمن سارے ـ زد پہ آیا جو تیری اُس کا ٹھکانا ہے سقر
تیری اعدا کا نہیں کوئی چھڑانے والا ـ شاہ افلاک ہی ہر بات میں تیرا یاور
جب تلک دنیا میں ہے سنت ہی خدا کی جاری ـ کہ وہ کذاب کی گردن پہ ہے رکھتا خنجر
تیرے خدام کو ہو روح قدس کی تائید ـ اور مخالف کو ملی تیری نہ مہلت دم بھر

نماز عصر

آریوں کی مذہبی کانفرنس مقام گوجرانوالہ کے ذکر پر مفتی محمد صادق صاحب کو فرمایا کہ اگر کم از کم تین گھنٹہ ہماری تقریر سننے لئے مقرر ہوں تو ہم مضمون لکھکر سنانے کو بھیج سکتے ہیں ـ

قبر میں سوال و جواب

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ قبر میں سوال و جواب روح سے ہوتا ہے یا جسم میں وہ روح ڈالا جاتا ہے ـ فرمایا - اس پر ایمان لانا چاہئیے کہ قبر میں انسان سے سوال و جواب ہوتا ہے - لیکن اُس کی تفصیل اور کیفیت کو خدا پر چھوڑنا چاہئیے ـ یہ معاملہ انسان کا خدا کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے ـ پھر قبر کا لفظ بھی وسیع ہے جب انسان مرجاتا ہے تو اُس کی حالت بعد الموت میں جہاں خدا اسکو رکھتا ہے وہی قبر ہے خواہ دریا میں غرق ہو جائے خواہ جل جائے ـ خواہ زمین پر پڑا رہے ـ دنیا سے انتقال کے بعد انسان قبر میں ہے ـ اور اس سے مطالبات اور مواخذات شروع ہو جاتے ہیں اس کی تفصیل کو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے انسان کو چاہئیے کہ اس دن کیواسطے طیاری

یاقوت - مروارید - مرجان - یشب - کہربا - کستوری - زعفران

وغیرہا و جیسی لاجواب مشہور ہی دکھریز مرکب

جو صاحب جگہ جگہ روپیہ ضایع کرکے مایوس خاطر ہو گئے ہوں انہیں قسم ہے خداوند کریم کی جنکی ذات ... آزمائش نکریں ہرگز ہرگز بدظنی ... ہے کام نہ لیں کیونکہ یہ مجرب مرکب ابھی ... ثابت ہو چکا ہے فی ڈبیہ ۵ تولہ

لطیف غذا ہے - مردہ دلوں میں اکسیر زندگی - جوانی کی کالعدم ہوا ... کی طاقت

مفرح عنبری مفرح عنبری مفرح عنبری

قیمت فی ڈبیہ پانچ روپیہ (صہ) | قیمت تین ڈبیہ تیرہ روپے (مبلغ ۱۳) | قیمت ایک درجن ڈبیہ (صہ ۵)

مفرح عنبری میں خداتعالے کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جن کے حاصل کرنیکے لئے اہل ملک نے لاکھوں روپیہ یورپ اور نیز جھوٹے اشتہاریوں کی نذر کئے ہیں - خدا کے فضل سے اب چونکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں مفرح عنبری کا تجربہ وسیع پیمانے پر ہو چکا ہے اس لئے مجھ اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کرکے آپکی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنیکی اس اشتہار میں گنجایش ہے کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اس کو ختم کرتا ہوں -

مفرح عنبری جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ یہ ہے کہ اسکی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک سرور انبساط پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و درخشاں ہو جاتے ہیں - خیالات اعلیٰ و مفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا غذا نئی زندگی عطا کی ہے - ضعف دل - بے چینی - دلکا دھڑکنا - دلکا ڈوبتے جانا - سانس کا پھولنا - پراگندہ خیالی - وغیرہ کیلئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ - جریان - سرعت - رقت - کثرت احتلام - کثرت پیشاب - وغیرہ کو ایک خاص فایدہ پہنچتا ہے جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا کثرت ... سے جو دماغ گردوں اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے -

مفرح عنبری جن کے اعصاب میں بہ سبب کوتہ اندیشی یا غلط کاری - عیاشی - کثرت محنت دماغی - رنج و فکر وغیرہ کے ضعف آگیا ہے اور جسم میں کمی واقع ہو انکے لئے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے نظیر مرکب ہے -

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جو دماغی سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے - اس لئے امیروں - وزیروں - نوابوں - رئیسوں جاگیرداروں - ججوں - وکیلوں - تحصیلداروں - منصفوں - مدرسوں - پولیس - فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالج کے طلبا جن کو ہر وقت کا دماغی کام رہتا ہے اس مونس و رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کیطرح رکھنا چاہئے - جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں رکھ لی پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے آزمایش شرط ہے - **مفرح عنبری** چونکہ اکثر نباتاتی اور معدنی ترقیات و جواہرات کا مرکب ہے - اس لئے تمام وبائی امراض یا موسمی بیماریوں میں جہاں پر طاعون ہیضہ پھیلا ہوا ہے یا اندیشہ ہو خدا کے کرم کی فرمانبرداری کیجئے اسکا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلاں کے لئے واجب اور لازمی ہے حفظ ماتقدم کے طور پر اس سے بڑھکر دوسری دوائی کا ملنا قریباً محال ہے - **مفرح عنبری** حکما اور ڈاکٹروں کی خدمت میں تو اسکی اطلاع کی ضرورت نہیں وہ تو اجزا اسمی ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض اور کس موقع پر مفید ہو سکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کی خاطر عرض کیجاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جن کا در تیسرے مہینے کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانیکا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہو گئی ہو یا کمی ادرار کے باعث درد کی تکلیف کا سامنا ہوتا ہو انکو بلا روک و بلا تامل فوراً اسکو منگوا کر استفادہ حاصل کرنا چاہئے - **مفرح عنبری** سے وہ لوگ بھی بفضلہ فایدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلا اسل و دق ہوں یا جنکے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا تھوک کیساتھ خون کا آنا کسی وقت شروع ہو گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قویٰ مضمحل ہو گئے ہوں - **مفرح عنبری** وہ عجیب و غریب مرکب ہے جسکے استعمال سے نزلہ زکام کا فور دماغی طاقت بھر پور ہو جاتی ہے - اعصابی طاقت میں روز افزوں ترقی ہو کر دل میں سرور چہرہ سرخ و پُر نور ہو جاتا ہے -

سرٹیفکیٹ ملاحظہ ہوں

خان بہادر عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈھ ضلع رائے پور

عنایت فرمائم حکیم صاحب اسلام مسنون آنکہ ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈھ نے منگائی تھی انکو تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی - آپ مہربانی کرکے ۳ ڈبیہ اور خان صاحب موصوف کے نام جسقدر جلد ممکن ہو ویلیو پے ایبل روانہ فرمائیے - (دستخط) سید بخشش محمد پرائیویٹ سکرٹری

عالیجناب خان بہادر عبد المجید خان صاحب رئیس اعظم بدرستی

تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی چند ڈبیہ استعمال کرنے کے بعد آپ کے فواید مجھ مجبور کرتے ہیں کہ میں آپ کو اطلاع دوں یہ کہ مفرح عنبری ایک بے نظیر مرکب ہے اور میں یقینا کہ سکتا ہوں کہ اس سے عمدہ دوائی گذشتہ چالیس سال کے عرصہ میں کبھی تجربہ میں نہیں آئی تھی میرے خیال میں کمزوری طاقت کیواسطے یکساں فایدہ ہے - اور آپ جسقدر اس دوائی کی ایجاد پر فخر کریں بجا ہے صرف آپ کی دوائی بموجب اشتہار ثابت ہوئی

عالیجناب رائے کالی پرشاد صاحب تعلقہ دار رئیس باندا کی انگریزی چٹھی کا ترجمہ

سنئے آپکی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے میں نہایت خوشی سے اسکو مفید اور ہندوستان کی بہترین دوائی ہونے کی تصدیق کرتا ہوں - دو سال کی بگڑی ہوئی صحت مجھ اسکے استعمال سے واپس ملی ہے - مہربانی کرکے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ لکھمن لال کے نام روانہ فرمادیں -

عالیجناب نواب عبد المجید خان صاحب بہادر

برادر جناب نواب صاحب بہادر رشمور تحریر فرماتے ہیں اے حکیم بے نظیر آپ کی مفرح عنبری نے مجھ جو فایدے دکھلائے ہیں بیان سے باہر ہیں فی الواقعہ یہ نہایت عمدہ چیز ہے بنظر مہربانی چھ ڈبیہ بذریعہ وی پی جلد ارسال فرمادیں -

ہزاروں سٹیفکیٹ ملاحظہ ہوں ... ... مفرح عنبری کی ... الی طرح ...

المشتہر حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور حویلی کابلی مل

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپکر شایع ہوا